Title – Jawahar Arba Al maroof Ba Muilm-ul Shora

Creator – Ibraheem Sultan Meerza Mohd.

Publisher – Sarfaraz Press (Lucknow).

Date – 1896

Pages – 44

Subjects – Urdu Shayari – Tanqeed
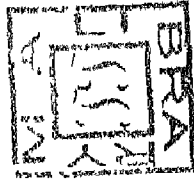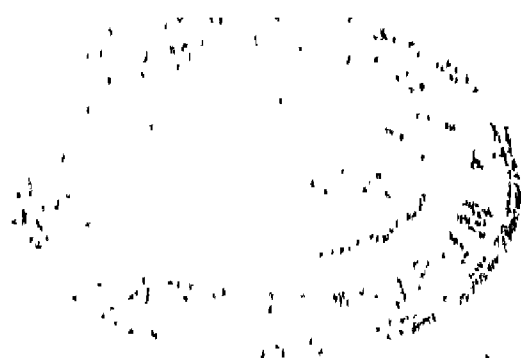
یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروڑون تعریفین ایسی ناظم کی کہ جسنے اپنے صنعت کے کلک سے کائنات کی نظم کو گونہ گون صورتون سے انتظام دیا۔ اور لاکھون درودین ایسے مطلع دیوان کائنات اور مقطع بیاض عالم پر کہ جس کے مطلع اور مقطع ہونیکے سبب سے نظم دنیا منضم ہوئی و نیز درود و سلام اسکی آل پاک اور صحابائے کرام و پیروان شریعت و رہروان طریقت بخصوص اہل خاندان چشتیہ و صابریہ و علی الخصوص حضرت پیر دستگیر زبدہ خواجہائے زمانہ سر حلقہ مشایخان دوران مورد الطاف مصطفوی مظہر اخلاق مرتضوی گوہر دریائے خاندان چشتیہ اختر برج سپہر صابریہ شمع شبستان حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی۔ سرو بوستان جناب خواجہ احمد اسمعیل عبد القدوس حنفی گنگوہی چشتی صابری جناب مخدوم معظم محتشم حضرت شاہ رئیس احمد صاحب گنگوہی چشتی صابری ظلہ العالی

غزل در تعریف

چو خواہی دیدا ید ل فیض سرمد
بروے زال دنیا ندید ر د
چہ میخواہی بخواہ از حضرت من
در اینجا جنت و قصر زبرجد
بر سان آن کرم ما در دہر
اجابت پرورش ہر روز آید
رہ آوردم دل و دین ست و ہم جان
کرم کن بر حزین بندۂ خود

بیا بر درگہ درویش احمد
بحال حضرت من ہست دائم
کہ یابی بہرہ از اندازۂ حد
سنان دنیا و دین تو ہرچہ خواہی
جبنی پورہی نزاید و نزاید
خوشا روزیکہ بر بالیش نہم سر
چہ خوش باشد اگر مقبول باشد

کسیکو بر در این حلقہ بر زد
خدارا لطف و الطاف محمدؐ
اگر خواہی شان اینجا زر و سیم
مہیا ہست اینجا ہرچہ باید
بہر شب ہمرہ امید و اران
بتخیل آرزوئے من بر آید
خدارا اے شہنشاہ طریقت

بعد ادائے حمد و نعت و منقبت و مدح اس نابلد محمد ابراہیم سلطان میرزا حزین خلف احمد سلطان میرزا گورگانی دہلوی نے یہہ رسالہ مسمے بجواہر اربع المعروف معلم الشعرا اس زمانہ کے بعض شاعرون کے واسطے کہ جو قافیہ اور ردیف اور عروض اور اقسام نظم کو نہین جانتے اور اسکے عیب و صواب سے واقف نہین اکثر غلطیان کرتے ہین اور دہلی کے شاعران والا کے نام کو بٹہ لگاتے ہین لکھا اور اسکو چار جواہر پر ختم کیا۔ اول جواہر نظم کی قسمون مین۔ دوسرا جواہر قافیہ کے بیان مین۔ تیسرا جواہر صنعتون کے بیان مین۔ چوتھا جواہر عروض کے بیان مین۔ اب ان لوگونکو لازم ہے کہ اس رسالہ کو دیکھین اور سمجھین کہ قافیہ کے کیا خوبیان ہین اور کتنے عیب ہین اور نظم کتنی قسم کی ہے اور اسمین کیا کیا صنعتین ہوتی ہین اور بحر و حذف کیا ہے اور مطلع شعر کی کیونکر کرتے ہین کیونکہ جبتک سب باتین نجانے تو شاعر ایسا ہے جیسے اندہے لکڑی چلتا ہے اب صاحبان فہم و ذکا سے اپنی تقصیر اور کم فہمی کی عیب پوشی کی امید رکہتا ہون اور

یافتاح
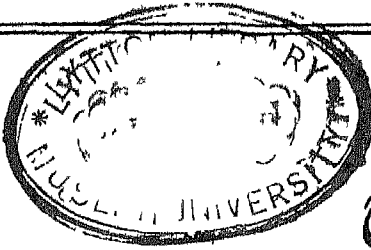
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول جواہر اقسام نظم مین

جاننا چاہیئے کہ شعر کو نظم اور نظم کو شعر کہتے ہین۔ شعر کے معنے جاننے کے ہین لیکن اصطلاح مین موزون کلام کو کہتے ہین کہ وہ کچہہ معنے بہی رکہتا ہو اور قافیہ بہی۔ موزون سے مراد یہہ ہے کہ جو بحرین شعر کے واسطے متقدمین اور متاخرین نے مقرر کین ہین اون بحرون مین سے کسی بحر مین ہو۔ اون بحرونکا بیان بہی انشاء اللہ تعالےٰ چوتہے جواہر مین آویگا۔ اور قافیہ جیسے دَرد اور زَرد۔ ایسے ہی گنج اور سنج قافیہ کا ذکر بہی خلاصہ طور پر دوسری جواہر مین لکہا جاویگا اگرچہ کلام موزون ہو مگر کچہہ معنے نہو یا معنے بہی ہون مگر کسی نے شعر کے قصد سے نہ کہا ہو وہ بہی شعر نہین۔ الغرض اسکی سولہ قسمین ہین۔ ۱۔ **مصرع**۔ یعنے آدہا شعر **مثال** گہ خر چہار اند و گوہر چہار۔ دوسری **مثال**۔ تیری زلفونکی بلائین شب یلدا لیکر۔ ۲ **شعر**۔ کہ اسکو فرد او بیت بہی کہتے ہین۔ **مثال**۔ پئے تعظیم آن بر خواست ناگاہ ❊ ز سر ہوشش ز رُخ رنگش ز دل آہ ❊ دوسری **مثال**۔ مارے ہوئے ہین جنبشِ مژگانِ یار کے کانٹے اُگے ہین گرد ہمارے مزار کے ❊ ۳ **قطعہ**۔ اسکے معنے ٹکڑے کے ہین یعنے یہہ کسی غزل یا قصیدہ وغیرہ کا ٹکڑا ہے کم سے کم اسکے چار مصرع ہوتے ہین اور زیادہ کا اختیار ہے مگر جتنے شعر ہون سبکے معنے کا خلاصہ ایک مطلب ہو تو قطعہ ہے ورنہ قطعہ نہوگا۔ **مثال**

او درمن و من در و فتادہ ❊ خلق از پئے ما دو ان و خندان ❊ انگشت تعجب جہانی ❊

از گفت شنید با بدندان ٭ دوسری مثال - سودا تمہارے عشق مین شیرین سے کوہکن ٭
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کہو سکا ٭ کس مُنہ سے پہر تو آپکو کہتا ہے عشقباز ٭ ای روسیاہ
تجہسے تو یہہ بہی نہو سکا ٭ ۴ **رباعی** - اسکی چار مصرع ہوتے ہین زیادہ نہین ہوتے معنی
اور مطلب مین قطعہ کے مانند ہے مگر وزن مین خلاف قطعہ کے واسطے کوئی بحر خاص نہین
چاہے جس بحر مین ہو اور رباعی کی بحر خاص ہے کہ اسمین اور کسی طرح کی نظم یعنے غزل و قصیدہ
وغیرہ نہین ہوتا اسکا خاص وزن یہہ ہے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - **مثال** فردا چو
بلبل گشت برفتم بہ چمن ٭ دیدم ہمہ گل شگفتہ در گلشن ٭ گفتم ہمہ را شگفتہ کرد کرا ٭ باد
سحر از میانہ برخواست کہ من ٭ دوسری مثال - اے ذوق یہان سے کے رنج اُٹہا جائینگے
ہم کیا کہین کیا آئے تہے کیا جائینگے ٭ جب آئے تہے روتے ہوئے آپ آئے تہے ٭ جب جائینگے
اوروں کو رولا جائینگے ٭ ۵ **مثلث** - اسکے تین مصرع ہوتے ہین یعنے تین مصرع
کا ایک بند ہوتا ہے پانچ یا سات یا نو بند ہوتے ہین یا ایک مصرع پہر دو مصرع لگاتے ہین یا
ایک شعر پہ ایک مصرع لگاتے ہین - **مثال** این سخن از تو بسی سم شمار است بگو ٭ چہ کنم
با کہ تو آن گفت کہ او ٭ دور کنار من و من ہجورم - دوسری مثال - سچ ہے سمجہکر مین اپنے
ناہک ہو رکہ روندا ٭ ہونا تہا سو ہو چکا اب ہو رکہ رونے سے کیے ہوندا ٭ تجہے لازم تہا
اپنا کام کرنا سو نجکر پہلے ٭ ۶ **مثنوی** - اسکے معنے دو دو کے ہین یعنے دو دو مصرع ایک
قافیہ کے ہوں ایسی کتابین بہت ہین یون تو ہر نظم کی کتاب کو مثنوی کہہ سکتے ہین مگر خاص
وہ کتاب کہ جسمین عشق و عاشقی کا بیان ہو جیسے مثنوی غنیمت اور مثنوی میر حسن اسکی مثال
کی کچہہ ضرورت نہین - ۷ **مربع** - اسکے چار مصرع ہوتے ہین یا ایک بند پر دو مصرع
لگاوین یا ایک مصرع پر تین مصرع لگائین - **مثال** گردون پر از خروش و فغان و امصیبتا
شیون درون کون و مکان و امصیبتا ٭ آفاق بزم ماتمیان وامصیبتا ٭ عالم تمام گریہ
نان وامصیبتا ٭ دوسری مثال - تمہاری جدائی مین یہہ حال ہیگا ٭ کہ ٹکتا نہین ایک جا

میرا تلوا ✤ کبہی شہر مین ہون کبہی سوئے صحرا ✤ کہین شام کے تو سحر کے کسی جا ✤ ۸ غزل
وہ ہے کہ جسمین عشق و عاشقی اور شکایت جور و جفا و غم و رنج کا بیان ہو یہہ تین شعر سے کم
نہو اور نو سے زیادہ مگر متاخرین نے تیئیس ۲۳ اور چالیس ۴۰ شعر تک کہے ہین اسکے اول شعر کو
مطلع اور آخر شعر کو مقطع کہتے ہین - اول شعر کے دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے
اور اگر دوسرے شعر مین دونون مصرعون مین قافیہ ہو تو اوسکو حسن مطلع یا زیب مطلع
کہتے ہین اگر اسی طرح اور بہی شعر ہون تو مطلع ثالث اور رابع وغیرہ کہتے ہین اور آخر شعر کہ
جسکو مقطع کہتے ہین اس مین شاعر کا نام یعنے جو تخلص ہو وہ ہوتا ہے اسکی مثال کی بہی کچہہ
ضرورت نہین ہر شخص جانتا ہے - ۹ قصیدہ - یہہ غزل کے مانند ہوتا ہے مگر غزل
سے اسکے شعر بہت ہوتے ہین اس مین کسی رئیس یا امیر کی سخاوت یا شجاعت یا انصاف کا
بیان ہوتا ہے یا مبارکبادی عیدین یا غسل صحت یا تولد فرزند کا ذکر ہوتا ہے اسکی مثال
کی بہی کچہہ ضرورت نہین - اسکی بہت قسمین ہین انکا ذکر اسی جواہر کے آخر مین ہوگا - ۱۰
خمسہ اسکے معنے پانچ کے ہین کسی شاعر کی غزل کے ہر شعر پر تین مصرع لگانے اسکی خوبی
یہہ ہے کہ ایسے مصرع لگائین کہ پہر اس غزل کے شعر بغیر ان لگائے ہوئے مصرعون کے
اچہے نہ معلوم ہون اسکے مثال کی بہی زیادہ ضرورت نہین ہر ایک پڑہا ہے - ۱۱ مسدس
اسکے چہہ مصرع ہوتے ہین پاسب مصرع ہمقافیہ یا چار ہم قافیہ اور دو دوسری قافیہ کی
مثال خامہ اہم حرف روایت ... ✤ غم بدلہا کار آفت میکند ✤ عالمی را ابر غارت میکند
گریہ بیدو نہایت میکند ✤ ... اشارت میکند ✤ بشنو از نے چون حکایت میکند
دوسری مثال - ... پاس ... بیٹہہ آکہ شاہ ✤ جس نے ہکایا ہے تجکو انہین کو پاس
بٹہا ✤ گہر مین تو ان ہی کے جا ... اپنے بلا ✤ پر یہہ تو دیکہو پہر اسکا مزا ... دیکہا کیا ✤
ایسے معشوق سے جی اپنا لگاؤن ... ✤ کہ جو کچہہ تو نے جلایا ہے جلاؤن مین بہی - ۱۲
مسبع - اسکے سات مصرع ہوتے ہین یعنے ایک بیت پر پانچ مصرع لگاتے ہین پاسب مصرع

ہمقافیہ ہون یا چہہ ہمقافیہ اور ایک جدا قافیہ کا۔ مثال بیازار عصیان شدہ ام مقیم
فراموش کردم عذاب جہیم ٭ ندارم دل خولشیتن را دو نیم ٭ ز خوف و رجا و ز امید و بیم
ازین رہ ممد نسبت آن رحیم ٭ شفیع متاع نبی کریم ٭ قسیم جسیم نسیم وسیم ٭ دوسری مثال۔
سر پہ اُڑاتی خاک ہے باد سحر کہین ٭ شبنم سرشک گرم سے ہے چشم تر کہین ٭ پتھر پہ باغبان پٹکتا
ہے سر کہین ٭ بلبل کا آشیان ہے کہین بال و پر کہین۔ لالہ سے آشکار ہے داغ جگر کہین ٭
خالی پڑا ہے درد مصیبت سے گھر کہین ٭ دلمین جگر مین آنکہہ مین برمین کہان نہین۔ ۱۳
مثمن۔ اسکے آٹھہ مصرع ہوتے ہین یا ایک بیت پر چہہ مصرع لگاتے ہین یا ایک مصرع
پر سات مصرع لگاتے ہین یا سب مصرع ہمقافیہ ہون یا سات مصرع ہمقافیہ اور ایک مصرع
اور قافیہ کا ہو مثال ایخداوند جہان خوب تو ہستی آگاہ ٭ شدہ ام تنگ ز دست
نفس رو سیاہ ٭ عمر من رفتہ بعصیان شدہ ام حال تباہ ٭ رفت خواہم بسر اکنون بفضلت
درجاہ ٭ نیز ایدون در رحمت بکشا بار الہ ٭ بہ حبیب بہ کلیم بہ خلیل عالی جاہ ٭ بہ صحابہ
معظم کہ شدہ پشت و پناہ ٭ بہ شہید یکہ شدہ بہ ز شہیدان درجاہ ٭ دوسری مثال ٭
ہے نخچے زلف دوتا کی قسم ای باد صبا ٭ اگر اُس شوخ کی کوچہ مین گذر ہو تیرا ٭ کہیو پیغام یہ
اوس ماہ لقا سے میرا ٭ کہ بُرا حال ہے ظالم ترے سودائی کا ٭ ہو گیا ہے غم ہجران سے
وہ لاغر اتنا ٭ اسکے سایہ کا بہی ہوتا ہے اُسی پر دہوکا ٭ جسطرح لیکے پر کاہ کو اُڑتی ہے
صبا ٭ رنگ چہرہ کا اُڑائے لئے جاتا ہے اُسے ٭ ۱۴ معشر۔ اسکے دس مصرع ہوتے ہین
ایک بیت پر خواہ آٹھہ مصرع لگائین یا ایک مصرع پر نو مصرع لگائین یا سب مصرع ہمقافیہ
یا نو ہمقافیہ اور ایک کا قافیہ الگ مثال بشنو از من نصیحتے تو حزین ٭ کار بند اگر بران
چندین ٭ دیگرے کار بہ بنا شد زین ٭ این سخن یاد کن زنا غمگین ٭ وقت گفتن مباش
سر بہ جبین ٭ تلخ گوئی مکن بگو شیرین ٭ گر چہ چشمت در گلستان بین ٭ دہ چہ خوش گفت است
سعدی این ٭ ہر کجا چشمہ بود شیرین ٭ مردم و مرغ و مور گرد آیند۔ دوسری مثال

نہ نہین پاس آشنائی ہے ٭ نہ ہمین طاقت جدائی ہے ٭ مرگ نے دیر کیون لگائی ہے ٭ عمر جینے سے تنگ آئی ہے ٭ بات قسمت نے یہہ بنائی ہے ٭ اپنی طالع کی نارسائی ہے ٭ ورنہ مرنے مین کیا برائی ہے ٭ زندگی سخت بیحیائی ہے ٭ کوفت سے جان لب پہ آئی ہے ٭ ہمنے کیا چوٹ دلپہ کھائی ہے ٭ **۱۵ ترجیع بند**۔ اس مین چند شعر کے بعد ایک شعر ہموزن کہتے ہین پہلے شعرون کے سب مصرع ہمقافیہ ہون یا غزل کے طور پر آخر کا مصرع سب کا ہمقافیہ ہو اور آخر کے شعر کے دونون مصرع ہم قافیہ ہون مگر پہلے شعرون سے قافیہ مخالف ہو یہہ شعر جو آخر مین ہے یہی ہر دفع چند شعرون کے بعد آوے **مثال** ای حسن تو برتر از چہ و چون ٭ سبحان اللہ حسن بیچون ٭ لعل تو فریب اہل ادراک ٭ قد تو بلائے طبع موزون ٭ شمشاد قدان فتنہ انگیز ٭ بر فتنہ قامت تو مفتون ٭ سرو از قد تو فتادہ بر خاک ٭ گل از رخ تو نشستہ در خون ٭ بر حسن تو فتنہ صد چو فرہاد ٭ دیوانہ تو ہزار مجنون ٭ آوارہ عشق تست خورشید ٭ سرگشتہ مہر تست گردون ٭ شد غرق بخون دیدہ لالہ ٭ زان چشم سیاہ و لعل میگون ٭ زلف تو شبی دراز یلدا ٭ رخسار تو مہر روز افزون ٭ از زلف تو کار ما پریشان ٭ وز خال تو حال ما دگرگون ٭ جانم بلب آمد و نیامد ٭ از دل ہوس لب تو بیرون ٭ بر بوی وصالت اے جفاجو ٭ عمرے بہوس رسیدم اکنون ٭ چون دست نمیدہد وصالت ٭ دست من و دامن خیالت ٭ دوسری مثال ٭ ہے پردہ مین رشک ماہ میرا ٭ کیونکر نہو دل سیاہ میرا ٭ کیا مرنیکے بعد پاؤن پھیلاکے ہے مقبرہ خوابگاہ میرا ٭ لب آپ مین آؤ تم کہ شاید ٭ ہو دل مین گذار گاہ میرا ٭ اس سد سکندری کو توڑو ٭ آئینہ ہے سنگ راہ میرا ٭ مین کشتہ شہید بے دیت ہون ٭ ہے شوق تم گواہ میرا ٭ دیکھا تو نے اب کہ رنگ بدلا ٭ اے شوق فسون نگاہ میرا ٭ اے دوستو تہہ سے چلا مین ٭ قابو مین نہین دل آہ میرا ٭ مرنا نہین اختیار کی بات ٭ خود جرم ہے رہ خواہ میرا ٭ اسے چارہ گر اب تو پھینک نشتر بد ٭ ہے حال بہت تباہ میرا ٭ ناصح تو ہی منصفی

زراه کرم ؛ دل دینے مین کیا گناه میرا ؛ آن شوخ چنان ربود از من ؛ گویا که دلم
نبود از من - ۱۶ **ترکیب بند** یہہ بہی ترجیع بند کی طرح بعینہ ہے مگر دونون مین اتنا فرق
ہے ترجیع بند مین چند شعرون کے بعد خاص ایک ہی شعر کو لاتے ہین اور ترکیب بند مین بعد
چند شعرون کے ایک نیا شعر قافیہ مین مختلف ہوتا ہے اسکی نظیر کی کچہہ بہی حاجت نہین ترجیع
بند کو غور کرلو - **فائده** نظم کی سوله قسمین ہین جو بیان ہوئین اب ان قسمون کے کئی
نام ہین - اگر تعریف خدائے جلشانہ کی ہے تو اوسکو حمد کہین اور جو اپنی حاجتون کی درخواست
اور گناه کا عذر ہو تو مناجات کہین اور جو تعریف جناب سرور کائنات علیہ الصلوة والسلام
کی ہو تو نعت کہین اگر صحابائے کرام کی توصیف ہو تو منقبت کہین اور جو کسی بادشاه یا امیر
کی تعریف ہو تو مدح کہین اگر کسی کی بخیلی یا تنگ حوصلگی کا ذکر ہو تو ہجو کہین اگر شہدائے
کربلا کی شہادت یا شجاعت کا بیان بطور قصیده یا غزل کے ہو تو سلام یا مجرا کہین اور
جو مسدس یا ترکیب بند یا ترجیع بند کے وضع پر ہو تو مرثیہ کہین اور جو مستزاد ہو تو نوحہ کہین
اگر معشوق کے چہیڑنے اور جلانے کا بیان ہو تو واسوخت کہین یہہ اکثر مسدس یا مثمن یا ترکیب
بند ہوتا ہے اگر زمانہ کی انقلاب کی شکایت ہو تو شہر آشوب کہین - **دوسرا فائده** - اگر
قصیده کے مطلع مین سبزه یا گلذار و بہار کا بیان ہو تو اس قصیده کو بہاریہ کہتے ہین - **مثال**
نو بہار آمد که افشاند زروئے یار گل ؛ چون وصال یار ریزد هر خس و هر خار گل ؛ - دوسری
مثال ؛ بہار آئی چمن مین ہر طرف گل پہولے جاتے ہین ؛ خوشی کے مارے جو خار کو بہی پہولے
جاتے ہین ؛ اور جو مطلع مین آسمان کی گردش اور اپنے حال کی شکایت ہو تو حالیہ کہین
مثال از گردش آسمان دون ام ؛ دل ریش و جگر فگار و پر غم ؛ دوسری مثال - لکہون
جو مین کوئی مضمون ظلم چرخ برین ؛ تو کربلا کی زمین ہو مری غزل کی زمین ؛ اگر معشوق
کی تعریف ہو تو عشقیہ کہین - **مثال** نبات سبزه چو بر عارض تو پیدا شد ؛ عقیق ساده
تو در پناه مینا شد ؛ دوسری مثال - تیرا قامت واه رے جس سے قیامت منفعل ؛ آفتاب حشر

تیرے تاب رُخ سے ہو خجل ؛ اگر اپنے فضل وکمال اور فخر شان کا مضمون ہو تو فخریہ کہیں
مثال ؛ اگرچہ دُریم قدم از قطرہ کمتریم ؛ ملک دو کون را بیکی جو نمی خریم ؛ دوسری مثال
یک مُشت خاک گرچہ بظاہر ہون اے حزین ؛ پر فکر سے پہنچا ہون بر چرخ ہشتمین ـ کبھی تو
قصیدہ کو مطلع کے وجہ سے حالیہ اور عشقیہ وغیرہ کہتے ہین اور کبھی حرف آخر کے سبب سے
جیمیہ اور میمیہ اور کافیہ وغیرہ کہتے ہین یعنے مصرع ثانی کہ جس مین قافیہ ہوتا ہے اسکے
آخر مین جو حرف ہوگا وہ قصیدہ اس حرف کے نام سے مشہور ہوگا مثال اے شام
سر زلف تو ہمہ شدہ سرکش ؛ شمشاد خطت راگل سوری شدہ مفرش ؛ دوسری مثال
اے حزین دلکو بھی فکر رہا اپنے مدام ؛ وصف مین کسکا کرون ہینگے بہت سے حکّام ؛ اول
مثال کے شعر مین آخر شین ہے اوسکو شینیہ اور دوسری مثال کے مصرع مین میم ہے اسکو
میمیہ کہین اور اسی قیاس سے سمجھین یہہ جوہر ختم ہے اب ہم قافیہ کا بیان کرتے ہین کیونکہ جب شعر
کہا اور نظم کے حقیقت جانین تو قافیہ کا جاننا بھی لازم ہے اکثر لوگ قافیہ کو جو اچھی
طرح نہین جانتے انکے شعر اکثر بے قافیہ ہو جاتے ہین اور وہ اسکو سمجھتے نہین بلکہ بعضے
سننے والے بھی جو علم قافیہ سے ماہر نہین وہ بھی نہین سمجھتے اور شعر کی تعریف کر دیتے ہین ؛

دوسرا جوہر قافیہ کے بیان مین

معلوم ہو کہ نظم کے واسطے قافیہ لازم ہے اگر قافیہ نہو تو نظم نہین اسکو نثر کہین گے
قافیہ چند حرف معین کا نام ہے کہ وہ مصرع کے آخر مین ہوتا ہے دو حرف سے کم نہین
ہوتا حرفون اور معنے مین مختلف ہوتا ہے اسکے نو حرف ہوتے ہین اسکے اصلی حرف کو
روی کہتے ہین بغیر روی کے قافیہ نہین اگر اور آٹھہ حرفون سے ایک یا دو یا تین یا چار
یا کل حرف نہون تو نہین مگر روی ضرور ہو مثال جیسے کر ـ وسر اسمین ری روی ہے
باقی اسی قیاس پر سمجھ لین اور وہ آٹھہ حرف کہ جو قافیہ کو لازم ہین اسمین سے چار حرف تو
روی سے پہلے آتے ہین اور چار بعد روی کے جو حرف پہلے آتے ہین وہ یہہ ہین ـ ایک

تاسیس دوسرا دخیل تیسرا ردف چوتھا قید تاسیس اس الف کو کہتے ہین کہ اسکے اور
روی کے بیچ مین ایک حرف ہوتا ہے مثال خاور - یاور - داور اس قافیہ مین حرف روی
رے ہے اور تاسیس الف واو واسطہ اگر یاور کے ساتھہ سرادر پر کو قافیہ کرین تو ور
ہے روی وہی رے رہی مگر تاسیس نرہا لیکن یاور سے داور اور خاور کو قافیہ کرین
تو نہایت عمدہ اور بہتر ہے دخیل۲ وہ ہے جو تاسیس اور روی کے بیچ مین ہو مثال
جیسے داور اور خاور کا واؤ کہ یہہ تاسیس اور روی کے درمیان ہے دخیل کے معنے
دخل کرنے والی کے ہین جو کہ یہہ واؤ دو ساکنون یعنے الف اور رے یہہ دونون ساکن
ہین واؤ اسمین دخیل ہوا ردف۳ یہہ تین قسم کا ہے ایک ردف اصلی وہ یہہ ہے الف ساکن
اسکا ماقبل زبر سے اور واؤ ساکن اسکا ماقبل پیش سے یائے ساکن اسکا ماقبل زیر سے
روی سے پہلے ہوتا ہے ان تینون حرفون سے خواہ کوئی ہو مثال الف جہان وجنان
وکمان وغیرہ واؤ چون وچگون وجنون یائے چین وجبین ومکین علی ہذا دوسری
ردف زاید یہہ چھہ حرف ہین - خا۱ - را۲ - سین۳ - شین۴ - فا۵ - نون۶ مثال خا - تاخت و
باخت وساخت - را - آرد وکارد - سین - ہست - وکاست وباست شین - کاشت
وداشت - وچاشت - فا - تافت - ویافت - نون - ماند وراند وچاند وغیرہ قید۴
وہ حرف ہے جو روی سے پہلے آوے اور ساکن ہووے واسطہ یعنے روی اور اسکے بیچ مین
کوئی حرف نہو اور یہہ حرف قید ردف کے حرفون مین سے نہو یہہ بارہ۱۲ حرف ہین
با۱ - خا۲ - را۳ - زا۴ - سین۵ - شین۶ - غین۷ - فا۸ - نون۹ - واو۱۰ - ہا۱۱ - یا۱۲ - مثال با - ابر وصبر و
قبر - خا - سخت ورخت وبخت - را - سرد وگرد وزرد - زا - رزم وبزم وجزم - سین
دست وہست ومست - شین - گشت - وطشت وہشت - غین - نغز ولغز - ومغز
فا - سفت وگفت وجفت - نون - بند وقند وہستند - واؤ - جوش وپوش ونوش
ہا - مہر وچہر - یا - پیک وکیک وغیرہ اگرچہ واؤ اور یائی اور الف اسمین بھی ہین مگر

ردف مین جو الف اور واو اور یائے کی ماقبل کو حرکت ہے وہ حرف قید کو نہین اور وہ چار حرف جو روی کے بعد آتے ہین وہ یہہ ہین - ۱- وصل - ۲- خروج ۳- مزید ۴- نائرہ - وصل وہ حرف ہے جو روی کے بعد آوے اور روی کو متحرک کردے - مثال یاری و بیکاری و لاچاری - اسمین ری روی اور یائے وصل فائدہ جب روی متحرک ہو اور وصل بھی ہو تو اسوقت روی کی حرکت کا اختلاف جائز ہے مثال چو خواہد کہ ویران کند عالمے ؛ نہد ملک در پنجۂ ظالمے ؛ دوسری مثال - مہندی سے ہے شعلہ قدم اس رشک پری کا ؛ پاپوش نے سیکہا ہے چلن کبک دری کا ؛ طرفہ چمن حسن مین ہے نخل ترا قد ؛ کرتہ جو ہے ای سرو روان مولسری کا ؛ اول مثال مین لام روی اور میم وصل اور عالم کے لام کو زبر کی حرکت اور ظالم کے لام کو زیر کی حرکت ہے ایسے ہی دوسری مثال مین ایک کو زبر اور دوسرے کو زیر ہے - خروج وہ حرف ہے جو وصل کے بعد ہو مزید وہ ہے جو خروج کے بعد ہو نائرہ یہہ مزید کے بعد آتا ہے مثال جلا دیگا - گلا دیگا اسمین لام روی - الف وصل واو خروج یائے مزید - گاف نائرہ - نائرہ کے دو حرف بھی ہوتے ہین جیسے اسی مثال مین الف بھی نائرہ ہے اور گاف بھی اور بعض کے نزدیک الف ہی نائرہ ہے ان چارون حرف یعنے خروج و مزید و وصل و نائرہ کا اختلاف جائز نہین مثلاً ایک مصرعے مین خروج یا مزید یا نائرہ یا وصل سین ہے اور دوسرے مصرعے مین صاد یا ثے یا کاف و گاف یہہ ناجائز ہے اور ایسے ہی روی کا اختلاف بھی جائز نہین اور یائے معروف اور مجہول دواو مجہول و معروف کا بھی روی کرنا درست نہین - اور حرکت کا بھی اختلاف ناجائز ہے - مثال - دوش آن نازنین مہوش بود ؛ کہ ز شرب شراب مدہش بود ؛ دوسری مثال - اسکو غورہ کی نہ کرتے دیر - مہر اور ماہ کو لشکل پنیر ؛ اول مثال مین حرکت کا اختلاف ہے اور دوسری مین معروف و مجہول یائے کا دونون ناجائز ایسے ہی نائرہ اور خروج اور وصل اور مزید کا اختلاف بھی درست نہین فائدہ اب ہم قافیہ کے عیب بھی بیان کرتے ہین اسکے عیب کیا ہین ۱- غلو -

یعنے ایک جگہہ روی ساکن ہو اور دوسری جگہہ متحرک **مثال** صلاح کار کجا و من خراب کجا
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ دوسری **مثال** نہ پوچھہ مجھسے کہ رکھتا ہے اضطراب جگر ٭
نہین ہے مجھکو خبر دل سے لیکے تا بجگر ٭ دونون مثالون مین بی روی ہے ہر ایک مصرعے مین
ساکن اور پہر دو مصرعون مین متحرک - ۲ - **اکفا** - یعنے روی ایک جاپچہہ حرف ہو اور دوسری
جا کچہہ خواہ فارسی خواہ ہندی - **مثال** خدایا بحق بنی فاطمہ ٭ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ٭
دوسری **مثال** - دلکو زبس تصور جانانسے ربط ہے ٭ تصویر یار آئینہ دلپہ ثبت ہے - دونو
مثالون مین ایک مصرعے مین روی طوئے ہے اور دوسری مین تے - ۳ - **سناد** - یعنے
ردف کا اختلاف **مثال** نزول درحیل نظر و دور - اگرچہ ان دونون مثالون مین
ایک مین روی لام دوسری مین رہی ہے یہہ درست ہے مگر ایک مین ردف یائے اور
دوسری مین واؤ ایسے ہی تیسری مین یائے اور چوتھی مین واؤ یہہ بالکل ناجائز ہے -
۴ **حرف قید کا اختلاف** خواہ قریب المخرج ہو خواہ بعید المخرج **مثال** - بحر و شہر و
فصل و عسل وغیرہ **فائدہ** جب قافیہ کے اصل اور اوسکے عیب معلوم ہوئے تو اب اسکی
صنعتین بہی جانتی ضروریات سے ہین لہذا چند صنعتین بہی ہم لکھتے ہین -

تیسرا جوہر صنعتونکے بیان مین

اسکو علم بیان کہتے ہین - اسکی دو قسمین ہین - **ایک لفظی** - **دوسری معنوی** - استادون
نے ان دونون قسمون کو علیحدہ علیحدہ لکہا ہے مگر بندہ دونون کو مخلوط لکھتا ہے ہان پہچان اور
تمیز کیواسطے ہر ایک صنعت کے اوپر اوسکی علامت لکہدی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ صنعت
معنوی ہے یا لفظی - معنوی کی علامت میم اور لفظی کی لام ہے - **فائدہ** اول مصرع کے
اول لفظ کو صدر اور آخر لفظ کو عروض کہتے ہین - اور دوسرے مصرعہ کے اول لفظ کو مطلع
اور ابتدا - اور آخر لفظ کو عجز اور ضرب کہتے ہین - اور باقی الفاظ جو صدر اور عروض اور مطلع
اور عجز کے بیچ مین آتے ہین انکو حشو کہتے ہین **صنعت** ل **رد العجز** - اسکی چار قسمین ہین

۱۔ یہہ کہ جو لفظ صدر مین آوے وہی عجز مین اسکو صنعت رد العجز من الصدر کہتے ہین۔
۲۔ یہہ کہ جو لفظ حشو مین ہووے عجز مین اسکو رد العجز من الحشو کہتے ہین۔ ۳۔ وہ جو لفظ
عروض مین ہو وہی عجز مین اسکو رد العجز من العروض کہتے ہین۔ ۴۔ جو لفظ مطلع مین ہو وہی
عجز مین اسکو رد العجز من المطلع کہتے ہین۔ اور یہہ چارون قسمین اور چار قسم پر ہین۔ ۱۔ مکرر
یعنے ایک لفظ کو دو دفعہ کہین۔ مثال۔ بار بار د کار کار۔ ۲۔ متجانس یعنے دو کلمے ایسے
ہون کہ ایک سے دوسرے کی شکل حرفون مین ملتی ہو مگر معنے مین خلاف ہون۔ مثال گمان و
گمان۔ یار و بار۔ بد و ید۔ ۳۔ مشتق یعنے ایسے دو لفظ لاوین کہ ایک اصلی ہو اور دوسرا
اس مین سے نکالا گیا ہو۔ مثال۔ لطف و الطاف۔ قرین اور مقرون۔ ۴۔ ملحق متجانس
یہہ اسطرح ہے دو کلمے ایسے آوین کہ اکثر حرف دونون کے ہم شکل اور بعض مختلف۔ مثال
کمال اور کمالی۔ نام اور نامی وغیرہ فائدہ اب جاننا چاہیئے کہ یہہ صنعت سولہ طرح پر ہے
چار طرح اول کی ہم بتا چکے یعنے رد العجز من الصدر و من الحشو و من العروض و من المطلع باقی
یہہ چار جو ہین یعنے مکرر و متجانس و مشتق و ملحق متجانس انکو بھی پہلی چار کے موافق سمجھنا اور
کہنا چاہیئے۔ مثال ہر ایک کی دیکھو۔ مثال رد العجز من الصدر مع تکرار۔ کار کن کار بگذر
از گفتار ٭ کندرین روزگار آید کار ٭ دوسری مثال۔ ہو چکا اب ہو چکا اے ہمنشین کیا
فائدہ ٭ دل دو چار ناوک مژگان ہمارا ہو چکا ٭ رد العجز من الصدر مع المتجانس کی مثال بانے
بیت دین سجانے ٭ ملت و شرع رانگہبانے ٭ دوسری مثال۔ چار دن یار اور پہر اغیار ٭
انکی اسبات سے ہون مین لاچار ٭ رد العجز من الصدر مع اشتقاق کے مثال۔ لطف کن بر من
ضعیف آنکہ ٭ از تو عام است بر ہمہ الطاف ٭ دوسری مثال ٭ قرین صدق ہے ملنا تمہارا
غیرون سے ٭ رقیب رہتے ہین گہر سے تمہارے گہر مقرون ٭ رد العجز من الصدر مع ملحق متجانس
کی مثال۔ نام در گاہ تو سر نامی ٭ بادشاہ علوی تو نامی ٭ دوسری مثال کمال شئ زوال
شئے ہے اسپر لاکہہ حاسد ہون ٭ بہلا نازان نہون کیونکر مین اپنی بے کمالی کا ٭ رد العجز من الحشو

کی مثال سخن اندر مدیح لست ملیح ٭ گرچہ اندر خور تو نیست مدیح ٭ دوسری مثال ۔
دل ہے دیوانہ پری رویان ٭ جو نصیحت کرے سو دیوانہ ٭ رد العجز من الحشو مع المتجانس
کی مثال ۔ در مقامیکہ باد نزد بخشش ٭ زریزش ابر انباشد بار ٭ دوسری مثال ٭ دلکو
آہنگ ہے ترے گھر کا ٭ نہ ہے بند نالہ نغمہ و آہنگ ٭ رد العجز من الحشو مع اشتقاق کی
مثال ٭ کار تو لطف ہست یا اسعاف ٭ تو باضعاف بیکشی الطاف ٭ دوسری مثال ۔
کچھ ہمیہ نہین لطف ترا اور نہ ہمیشہ ٭ وہ کون ہے جس شخص پہ تیرا نہین الطاف ٭ رد العجز
من الحشو مع الملحق متجانس کی مثال ٭ سپہر بر شدہ پرویز نیست خون افشان ٭ کہ قطرہ اش
سر کسری و تاج پرویز ست ٭ دوسری مثال ۔ جو کہ مر گئی تو تمپر ٭ انکے مرقد پہ سنگ مر مر
کے ٭ رد العجز من العروض کی مثال ٭ ساقی حدیث سرو و گل لالہ میرود ٭ این بحث با ثلاثہ
وغسالہ میرود ٭ دوسری مثال غرض ایسی مصیبت ہے کہ مین کچھ کہہ نہین سکتا ٭ ترا دل
مجھسے نہین ملتا مرا جی رہ نہین سکتا ٭ رد العجز من العروض مع المتجانس کی مثال ٭ کنو کہ می
دمد از بوستان نسیم بہشت ٭ نہ عارفست کہ نسیہ خرید و نقد بہشت ٭ دوسری مثال ٭ میری
نظرون مین ہے صورت تری جیسے شیرین ٭ کوہکن کی بہی نہین نظرون مین ایسی شیرین ٭
رد العجز من العروض مع اشتقاق کی مثال ٭ تا گنج غمت در دل ویرانہ مقیم است ٭
ہمے وستہ مرا کنج خرابات مقام است ٭ دوسری مثال ٭ مے کشی کرنا ہمیشہ ہے تری
عشرت پہ دال ٭ اور پینا خون دل میرا سدا غم کی دلیل ٭ رد العجز من العروض مع الملحق
متجانس کی مثال ٭ کنو کہ بر کف گل جام بادہ صافست ٭ بصد ہزار زبان بلبلش در اوصافست
دوسری مثال ٭ تیری دل مین ذرا نہین سختی ٭ یہ فقط دشمنو ہے کی ہے ساخت ٭ رد العجز
من المطلع مع التکرار کی مثال ٭ مے ہوشئے نگر کہ لشد کار زدستم ٭ مستم صنما از مے اخلاص
تو مستم ٭ دوسری مثال ۔ کہا مین کب کہ میرے نالہ رسا سے ڈر ٭ خدا سے ارے ظالم
خدا سے ڈر ٭ رد العجز من المطلع مع المتجانس کی مثال چہ کنم ماندہ ام زدست تو پست

دسترس گر شوی بگیرم دست ؛ دوسری مثال - پاس آو ابہی ہے اور اونکی خوشی ہی ہے دم ہی اگر دو لیوین تو بس مار بیہ ندم ؛ رد العجز من المطلع مع اشتقاق کی مثال ؛ ہر کہ ضعف بود دید انصاف ؛ وصف تو نیست قدرت وقعاف ؛ دوسری مثال ؛ خود ہی ہیرا حال میرے حال برہم پر دلیل ؛ دال آنسو خون دل پر خون دل غم پر دلیل ؛ رد العجز من المطلع مع ملحق متجانس کی مثال ؛ دشمن از کشتہ شد بنا کامے ؛ نام تو باد در جہان نامے دوسری مثال ؛ نہین چہپتا ہے آنسو سے غم دل ؛ قران کرتا ہے یہہ غم کا قرینہ ؛ صنعت لف ونشر یہہ اسطرح ہے کہ اول مصرع مین چند چیزون کو مجمل طور پر کہین اور دوسرے مصرع مین بالتشریح - اسکی تین قسمین ہین - ایک مع ترتیب یعنے جو اول مصرع مین پہلے ہو اوسکی تشریح دوسرے مصرع مین ہی اول ہی ہو اسکو لف ونشر مرتب کہتے ہین دوسرے جو اول مصرع مین اول ہو اسکی تشریح دوسرے مصرع مین اول نہو بعد ہو اسکو لف و نشر غیر مرتب کہتے ہین - تیسرے اول مصرع کے اول جزا اور دوسرے جزو دوسرے مصرع کے تیسرے یا چوتہے یا پہلے مین اسکی تشریح ہو اسکو لف ونشر مختلط الترتیب کہتے ہین - لف ونشر مرتب کی مثال ؛ ایا در ساعد و انگشت و گوش و گردن ملکت ؛ ظفر یارہ عمل خاتم ہنر حلقہ شرف زیور ؛ دوسری مثال ؛ یہہ وصل کے وعدہ ترے اور ہجر کے کہٹکے ؛ مرنے نہین دیتے مجہے جینے نہین دیتے ؛ اول مثال مین ساعد اور انگشت اور گوش اور گردن - دوسرے مین ساعد کے لئے یارہ انگشت کے لئے انگوٹہی کان کے لئے حلقہ گردن کے لئے زیور ؛ یعنے گلوبند وغیرہ ایسے ہی دوسری مثال مین وصل کے وعدے مرنے نہین دیتے اور ہجر کے کہٹکے جینے نہین دیتے لف ونشر غیر مرتب کی مثال ؛ آن دہن و زلف و قد مستقیم ؛ راست بگویم الف ولام و میم ؛ دوسری مثال ؛ یاد مین اوس زلف اور رخسار کے ؛ ہاتہہ سر پر مارتا ہون صبح وشام ؛ اوپر کی مثال کے اول مصرع مین دہن اور زلف اور قد دوسرے مصرع مین قد کی تشریح الف اور زلف کی لام اور

دہن کی سیم ۔ ایسے ہی دوسری مثال مین زلف اور رخسار دوسرے مصرع مین زلف کی تشریح شام اور رُخ کی صبح لف و نشر مختلف الترتیب کی مثال ۔ افروختن و سوختن و جامہ دریدن ۔ پروانہ زمن شمع زمن گل زمن آموخت ۔ دوسری مثال ۔ عقل ورو اور سعادت اوسکی ہے ۔ ہے مہ وچہر و مشتری میکارہ ۔ اولے مثال کے اول مصرع مین افروختن دوسرے مصرع کے دوسرے لفظ مین تشریح اور اول مصرع مین دوسرا لفظ سوختن اسکی تشریح دوسرے مصرع مین اول یعنے پروانہ ۔ ایسے ہی دوسری مثال کے اول مصرع مین عقل اور منہ اور سعادت دوسرے مین سعادت کی تشریح مشتری اور عقل کی چہرا اور منہ کی ماہ ۔ صنعت ایہام یعنے ذو معنے اسکی تین قسمین ہین ایک مرشح یعنے ایسا لفظ ہو کہ اسکے دو معنے ہون ایک مشہور دوسرے غیرمشہور اور مصنف کا مقصد غیرمشہور معنے سے ہو مگر مشہور معنے کے مناسب لفظ بیان کرے ۔ ایہام مرشح کی مثال ۔ جان بخشد از لب کشتہ را وانگہ بخون فرما دہد ۔ خونخواری آن شوخ بین کز بہر کشتن جان دہد ۔ دوسری مثال ۔ دل جو دیکھا تو صنم خانہ سے بتر نکلا ۔ لوگ کہتے تھے کہ اس گہر مین خدا رہتا ہے ۔ اول مثال مین خون خواری کے واسطے خون کا حکم دینا اور مار ڈالنے پر جان دینا ۔ ایسے ہی دوسری مثال مین خدا کا رہنا متصرف ہونیکے معنے مین مگر رہنے کے مناسب گہر اور صنم خانہ دوسرے ایہام مجرد وہ یہہ ہے کہ جو معنے مراد نہون اور اوسکے مناسب کا بہی کچہہ ذکر نہون ایہام مجرد کی مثال بجز وہ تو ان آتش افروختن ۔ پس انگہ درخت کہن سوختن ۔ دوسری مثال ۔ عشق بیٹہا ہے دل مین اک بت کا ۔ ہم تو یاد خدا کے ہی نرہے ۔ اول مثال مین جز وہ کے معنے کئے ہین مگر اسکے مناسب اور لفظ نہین ۔ ایسے ہی دوسری مثال بیٹہنے کے معنے موجود ہونیکے ہین اور بیٹہنے کے مناسب کا کچہہ ذکر نہین آیا تیسرے ایہام موشح وہ ہے کہ اوسمین دو معنے مناسب مذکور ہون ایہام موشح کی مثال ۔ بود ز خط تو حرفی بہاش صدکان لعل ۔ گران نقطہ

بو دمشتری از یاقوت ؛ دوسری مثال ؛ لعل کے سوا کانین قیمت تیرے خط کا ایک حرف
لے ہی لیتا اپنا مقلہ دیکھے بس یاقوت جان ؛ یاقوت مراد یہان غیر مشہور معنے سے کہ ایک
خوشنویس کا نام ہے اور خط اور حرف مشہور معنے مناسب ایسے ہی لعل اور بہا اور کان
معنے مشہور ہین ۔ صنعت براعت استہلال وہ ہے کہ مصنف کو جو ذکر قصیدہ یا مثنوی
مین کرنا ہو وہی ذکر اول مطلع مین ہو مثال بنام شاہد نازک خیالان ؛ عزیز خاطر آشفتہ
حالان ؛ دوسری مثال ؛ شادی کیلئے ہے کلک تحریر ؛ انگشت قبول دیدہ حرف ؛ جو کہ نیرنگ عشق
مین ذکر شاہد اور عزیز کا ہے تو مطلع مین بھی شاہد اور عزیز ہے ۔ ایسے ہی دوسری
مثال مین قصیدہ شادی کے بارہ مین ہے اور مطلع مین لفظ شادی ہے صنعت
اعتراض اسکو استدراک اور حشو بھی کہتے ہین یہہ تین طرح ہے ایک ملیح یعنے شاعر کلام مین
ایسی چیز کا ذکر کرے یعنے ایسا لفظ جملہ مین لاوے کہ بغیر اسکے معنے درست ہون مگر وہ
لفظ فقط زینت کلام ہی کے واسطے ہو مثال دوست را دشمن گرفتی بر فریب مدعی ؛
خاک بادم در دہن حاشا اگر فرزانہ ؛ دوسری مثال یہان جاؤن تو مین اب راہ پہ لاؤن اسکو
زیب و زینت کا سب انداز بتاؤن اوسکو ؛ اول مثال مین گستاخی کی جرأت کے عذر
کیے واسطے ذکر کیا دوسری مین زیب و زینت سکہانیکا سبب آرائش دینا ہے دوسرے
حشو متوسط یعنے خاص وزن ہی کی رعایت ہو اور ذکر لازم تکرار نہو ۔ مثال
بزر و زروشن رویت منور آمدہ جان ؛ بشبہا تیرہ زلفت مدام خون افشان ؛
دوسری مثال تو ہی بحر بیکران مین تشنہ اور لقمہ لب ؛ اسے جہان جو دو ہمت پیاس
کو میری بجہا ؛ اول مثال مین روز کے بعد روشن اور شب کے بعد تیرہ ۔ ایسے ہی دوسری
مثال مین بحر کے بعد کران اور تشنہ اور پیاس کے بعد بجہانا تیسرے حشو قبیح وہ ہے کہ
لازم تکرار ہو اور فصاحت کا مخل مثال ستم زغم عشق تو ستم ستم ؛ دل در طلب وصل
تو بستم ؛ دوسری مثال اگر تو نے ستم مجہپر کیا تو کیا ہوا پیارے ؛ جفا معشوق او رحیم

کی سہتے ہین سب عاشق۔ اول مثال ہین ستم مستم تکرار اور دوسری مثال مین معشوق اور محبوب۔ صنعت ایراد المثل یہہ دو طرح پر ہے ایک وہ کہ شاعر کسی چیز کا ذکر بطور مثل بیان کرے۔ اگر وہ مثل مشہور ہے تو اوسکو ارسال المثل کہین۔ مثال
حافظ از باد خزان در چمن دہر مرنج ؛ فکر معقول بفرما گل بیخار کجاست ؛ دوسری مثال۔ گالی نہین ہے بوسہ مرے دلکو گوارا ؛ جہوٹا کوئی کہاتا ہے تو میٹہے ہی کے لالچ
اول مثال مین گل بیخار مین۔ اور دوسری مثال مین جہوٹا کہانا میٹہے کے لالچ سے مثل مشہور ہے دوسری یہہ کہ مثل مشہور نہو۔ اسکو ضرب المثل کہتے ہین۔ مثال
گفت گفت تو زبان سوزن است ؛ از دل من تا دل تو روزن است ؛ دوسری مثال۔ ہوگئی ہے مثل سوئی کہتے کہتے اب زبان ؛ تیرے دل سے میرے دل تک ایک روزن ہوگیا ؛ زبان کا سوئی ہونا اور دل سے دل تک روزن ہونا مثل غیر مشہور ہے۔ صنعت تشبیہ۔ تشبیہ کے یہہ معنے ہین کہ ایک چیز کو دوسری چیز کا شریک کرین ایسے معنے ہین کہ اسکو اوس سے خصوصیت کی زیادتی ہو اور اون دونون چیزون کی شرکت سے مقصد خواہ بسبب حقیقت ہو یا بطریق دعوے کے اسکو چار چیزین لازم ہین اول یہہ کہ ایک چیز کو دوسری کے مانند کرین اوس کو مشبہ کہتے ہین دوسرے جسکی مانند کرین اوسکو مشبہ بہ کہتے ہین تیسری وہ بات کہ جسکے سبب سے ان دونون مین شرکت ہو اوسکو وجہہ شبہ کہتے ہین۔ چوتہے وہ لفظ کہ جو تشبیہ پر دلالت کرے اوس کو ادات تشبیہ کہتے ہین ادات تشبیہ یہہ ہین۔ چو۔ اور چون۔ اور مثل۔ اور مانند۔ اور رنگ۔ مثال۔ اے رخت ہمچو آفتاب منیر ؛ زلف تو مثل سنبل پرخم ؛ دوسری مثال۔ ہے دہن چون غنچۂ گل لب برنگ برگ گل ؛ آنکہہ مثل نرگس فتان ہی قامت مثل سرو ؛
اول مثال۔ رخ مشبہ آفتاب مشبہ بہ روشنی سورج کی وجہہ شبہ اور چو ادات تشبیہ

ایسے ہی دوسری مثال مین دہن مشبہ غنچہ مشبہ بہ خوشبو دہن کی وجہ شبہ نہ رنگ
آدات تشبیہ اسکی بہت سی قسمین ہین مگر تین قسمین لکھتا ہون ایک یہہ کہ اوسمین وجہ شبہ کا
ذکر نہو اسکو تشبیہ منفصل کہتے ہین۔ مثال۔ میان لاغر تو ہے نشان چو ہم وفا ؎
دہان تنگ تو نایاب ہیچو کام جہان ؎ دوسری مثال۔ ہمارا نام ہوا گم مثال عنقا کی بہد کہا
ہے جب سے قدم قاف عشق پر ہمنے ؎ اول مثال مین کمر لاغر مثل نام وفا اور دہان
تنگ مانند کام جہان کیونکر ہے اسمین کوئی وجہ شبہ کی نہین ایسے ہی دوسری مثال
مین عنقا کی طرح نام گم ہونا شبہ کی وجہ نہین۔ دوسری وہ کہ اوسمین حرف تشبیہ نہو
اسکو تشبیہ موکد کہتے ہین۔ مثال یک شب نداشت پاس ملم زلف ہندویت
بانکہ ہندوان ہمہ باشند پاسبان ؎ دوسری مثال۔ چشم نرگس زلف سنبل سرو
قد رخسار گل ؎ یار کیا آیا ہے قسمت سے کہ باغ آیا ہے ہاتھ ؎ اول مثال مین
اور دوسری مین آدات تشبیہ یعنے چو و چون وغیرہ کہ آدات تشبیہ مین نہین
آئے۔ تیسری وہ کہ جسمین حرف تشبیہ ہو اسکو تشبیہ مرسل کہتے ہین۔ مثال
خواہم شدن بہ بستان چون غنچہ با دل تنگ ؎ وانجا بہ نیکنامی پیراہنی دریدن
دوسری مثال۔ اوسکے کوچہ سے برنگ ابر گریان آگیا ؎ پاسبان سنگدل نے
جب دیا مجھکو اٹھا۔ اول مثال مین حرف تشبیہ چون اور دوسری مین برنگ ہے
صنعت مبالغہ وہ ہے کہ شاعر کسی کی تعریف یا ہجو ایسی کرے کہ اوس شخص کی عادت
اور وضع کے خلاف ہو اسکی تین قسمین ہین۔ ایک یہہ کہ عقل اور عادت کی ممکن ہو
اسکو مبالغہ تبلیغ کہتے ہین۔ مثال اے ہمہ شکل تو مطبوع ہمہ جائے تو خوش ؎
دلم از عشوہ شیرین شکر خائے تو خوش ؎ دوسری مثال۔ پہنچے ہم آرزوئے وصل
مین نزدیک بمرگ ؎ سوچیے ہے مشکل ملاقات بہت دور ہمین ؎ اول مثال مین
شکل ہمہ مطبوع اور جائے خوش اور دوسری مین وصل کی آرزو مین قریب مرگ ہونا

عقل اور عادت سے ممکن ہے۔ دوسری وہ کہ عقل سے ممکن اور عادت کے خلاف
ہو اُسکو مبالغہ اغراق کہتے ہین۔ مثال۔ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ؛ دوسری مثال۔ اب یہہ حالت ہے کہ انسا
بیدرد ؛ میرے بیچنے کی دعا مانگے ہے ؛ اول مثال مین مکتب نجانا اور خط نہ لکھنا
اور غمزہ کو مسئلہ سکھانے عادت کے خلاف اور عقل کے ممکن ایسے ہی دوسری مثال
مین بیدرد کا دعا مانگنا۔ تیسری وہ کہ عقل اور عادت دونون کے خلاف ہو
اسکو مبالغہ غلو کہتے ہین۔ مثال۔ ز سم ستوران درین پہن دشت ؛ زمین شش
شد و آسمان گشت ہشت ؛ دوسری مثال۔ بند و لبست ایسا ہے عالم مین کہ تارِ
عنکبوت ؛ گرگدن کے واسطے رکہتا ہے حکم ریسمان ؛ اول مثال مین زمین کا
چہہ ہونا اور آسمانون کا آٹھ ہونا۔ ایسے ہی دوسری مثال مین مکڑی کا تار گینڈے کے
لئے رسی ہونا عادت اور عقل دونون کے خلاف ہے۔ صنعت تعلیق وہ ہے
کہ مرتب کرنا حکم کا ثبوت یا نفی پر دوسرے حکم کے اول حکم کو جزا اور دوسرے کو شرط
کہتے ہین۔ اسکی چہہ قسمین ہین۔ ایک وہ کہ اول حکم اور دوسرا دونون عادت اور
عقل کے موافق ہون۔ مثال۔ اگر بر رفیقان نباشی شفیق ؛ بفرسنگ بگریزد
از تو رفیق ؛ دوسری مثال۔ اگر وہ عیسے دوران مریض غم کے پاس آئے ؛ یقین
ہے ہو لکو یہہ اپنے کہ وہ بیشک شفا پائے ؛ اول مثال مین اگر شرط اور فرسنگ بگریزد
جزا ہے دوسری مثال مین بہی اگر شرط اور شفا پانا جزا دونون عقل اور عادت کے
موافق ہین۔ دوسری وہ کہ اول حکم عقل اور عادت کے غیر ممکن اور دوسرا ممکن
مثال۔ اگر نہیب دہد چرخ را دگرگون گردد ؛ وگر عتاب کند آفتاب خون گردد
دوسری مثال۔ اگر نالہ کرون تو آسمان کو منقلب کردون ؛ وگر اک آہ کھینچون
مہر کے منہ کو سیاہ کردون ؛ دونون مثالون مین آواز دینا اور غصہ ہونا یا آہ کرنا

اور نالہ کرنا عقل و عادت کے ممکن بگیرِ آسمان کو زیر پا کرنا اور آفتاب کو خون یا سیاہ
کرنا عادت اور عقل کے خلاف۔ تیسری وہ کہ حکم ثانی موافق ہو عقل اور عادت
کے اور اول حکم خلاف عادت اور موافق عقل۔ مثال۔ اگر آن ترک شیرازی
بدست آرد دل ما را ٭ بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را ٭ دوسری مثال
اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آ جائے ٭ کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو ٭
اول مثال میں۔ دل ہاتھ میں لینا یعنے خوش کرنا خلاف عادت اور سمرقند و بخارا
دینا عقل کے ممکن۔ ایسے ہی دوسری میں۔ قمری کا نالہ کرنا خلاف اور سرو ناز کا
آنا موافق۔ چوتھی وہ کہ دونوں حکم عقل اور عادت کے خلاف ہوں۔ مثال۔
گرچہ در چمن حسن تو زنبور عسل ٭ چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب ٭ دوسری مثال
اگر بیٹھے مگس اوس سنگدل کے آگے سینہ پر ٭ تو پھر پیدا ابھی سے موم ہو وے شہد
میں پتھر ٭ اول مثال میں۔ چمن حسن میں زنبور کا شہد پینا اور گل شمع سے گلاب
نکلنا۔ ایسے ہی دوسری مثال میں موم کی جائے پتھر ہونا غیر ممکن عقل اور عادت
کے۔ پانچویں وہ کہ اول حکم ممکن اور دوسرا عقل و عادت کے خلاف۔ مثال۔
گر تیغ بارد در کوئے آن ماہ ٭ گردن نہ پیچیم الحکم للہ ٭ دوسری مثال۔ اگر مینہ
تیغ کا برسے گلی میں اوس ستمگر کے ٭ کبھی پھیروں نہ اپنے منہ کو میں واللہ ایا رو
تلوار و نکا مینہ برسنا خلاف اور منہ نہ پھیرنا ممکن۔ چھٹی وہ کہ اول حکم ممکن اور
دوسرا عادت کے خلاف اور عقل کے ممکن۔ مثال۔ گر ز آب زندگانی بہرہ یابم
چون خضر ٭ روز و شب افتادہ باشم ہمچو سنگ در کوئے یار ٭ دوسری مثال۔ اگر
ہو جائے اپنی عمر نوح خضر کے مانند ٭ رہوں تا عمر کوئے یار میں مانند سنگ ہر دم
خضر کی عمر عادت کے خلاف اور عقل کے ممکن اور کتے کی طرح پڑا رہنا عقل او
عادت کے موافق۔ فائدہ معلوم ہو کہ اول حکم یعنے جزا اور دوسرا حکم یعنے تمنا

حکم موخر ہوتا ہے اور حکم ثانی بعد حرف شرط کے آتا ہے حکم اول مقدم ہوتا ہے اور کبھی موخر بھی ہوتا ہے حرف شرط گر د چون والا وغیرہ مین۔ صنعت اقتباس و تضمین وہ ہے کہ شاعر تہوڑا سا کلام دوسریکا اپنے کلام مین درج کرے خواہ اشارہ یعنے اوسکے نام سے خواہ بے اشارہ یعنے بغیر اوسکے نام کہے۔ یہہ چار طرح ہے ایک وہ کہ بعینہٖ کلام دوسریکا لیوے کچہہ کمی و بیشی نکرے۔ مثال چون زلف یار دیدہ دلم جادہ رو گرفت ؏ درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست ؏ دوسری مثال۔ مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد ؏ جو کچہہ کہ ہون سو ہون مگر آفت رسیدہ ہون ؏ اول مثال مین اخیر مصرع حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بے اشارہ اور دوسری مثال مین دوسرا مصرع خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ کے ساتہہ ؏ دوسری وہ کہ جسمین تبدیلی ہو یہہ دو طرح پر ہے۔ ایک تبدیلی کلمہ کی دوسری کلمہ سے۔ مثال۔ ہر کجا چشمۂ بود شیرین ؏ مردم و مار و مور گرد آیند ؏ دوسری مثال۔ ساقی مست ناز کی یاد نگاہ مین ؏ پانی بہی گر پئین تو نشہ ہو شراب کا ؏ اول مثال کے دوسرے مصرع مین مرغ و مور ہے مرغ کی تبدیلی مار سے کی۔ ایسے ہی دوسری مثال کے دوسرے مصرع مین مزا شراب کا ہے مزہ سے نشہ تبدیل کر دیا تیسری یہہ کہ ترتیب مین اختلاف ہو اور تغیر اچہا ہو۔ مثال از بادہ جوانی شم میر قصہ ترسائی ؏ در عہد شباب اوئے رندی و ہوسناکی ؏ دوسری مثال۔ ناطاقتی وضعف سے یہہ حال ہے ہمدم ؏ جون نقش قدم بیٹہہ کے اٹہا نہین جاتا ؏ اول مثال مین دوسرا مصرع حافظ کا یون ہے۔ رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولے اور دوسری مثال مین دوسرا مصرع۔ اٹہتا نہین مین بیٹہہ کے جون نقش قدم یا اٹہا دو لون کو بدلدیا اور عمدہ ہو گیا۔ چوتہی وہ کہ بے قصد کہا ہو یعنے یہہ معلوم نہو کہ یہہ کلام دوسریکا ہے خود بہی وہی کہدیئے اسکو توارد بہی کہتے ہین مثال۔

مرا برف بارید بر پر زاغ ؛ نشاید چو بلبل تماشائے باغ ؛ یہہ شعر حضرت مولانا نظامی علیہ الرحمۃ کاہے اور سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بہی فرمایا ہے ۔ صنعت سرقات شعر یہہ وہ ہے کہ شاعر کوئی لفظ یا معنی دوسرے شاعر کے اپنے کلام مین چرا کر درج کرے اسکی تین قسمین ہین ۔ ایک یہہ کہ دوسریکا کلام اپنا کہین اس کی مثال کی کچہہ حاجت نہین ۔ دوسری وہ کہ دوسریکے کلام مین کچہہ تغیر کرکے اپنے کلام مین درج کرین اقتباس کی دو طرح ۔ مثال ۔ میل خم ابروئے تو ام پشت دو کرد ؛ در شہرہ چو ماہ نو ام انگشت نما کرد ؛ یہہ شعر مولانا جامی علیہ الرحمۃ کاہے ۔ علی حزین اسکو یون کہتے ہین ۔ مثال بار غم عشق تو مرا پشت دو تا کرد ؛ در شہرہ چو ماہ نو ام انگشت نما کرد ؛ دوسری مثال ۔ جب آنکہہ نہی تو دیکہتے تہے سب کچہہ ؛ جب آنکہہ کہلی تو کچہہ نہ دیکہا ہمنے ؛ اس شعر کو کسی نے یون بدلا ہے ۔ مثال ۔ دیکہا نہ تہا تجہے جب ہم دیکہتے تہے سب کچہہ ؛ جب ہمنے تجہکو دیکہا پہر ہمنے کچہہ نہ دیکہا ؛ تیسری وہ کہ دوسریکا مضمون اور لفظون مین باندہے ۔ مثال ۔ بران ناتوانین صید بیاد رفت ؛ کہ در دام صیاد ناز یاد رفت ؛ یہہ شعر ظہوری کاہے علی حزین اسکو یون کہتے ہین ۔ مثال ۔ وائے بران اسیری کز یاد رفتہ باشد ؛ در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد ؛ دوسری مثال ۔ کیا تاب ہے جو منہ پہ ترے آسکے آفتاب ؛ دیکہے جو پہر نگاہ جلجائے آفتاب ؛ دوسرے نے اسکو یون کہا ہے مثال ۔ خورشید کو کیا طاقت جو سامنے وہ آئے ؛ گرمی سے ترے رخکی وہ صاف ہی جلجائے ؛ صنعت تعریف و توصیف وہ ہے کہ کسیکی تعریف شائستہ تعظیم کے قصد سے بیان کرے خواہ بیان واقعی ہو یا بطریق دعوے کے اگر غرور یا بلندی یا بزرگی خدا تعالے کی بیان ہو تو حمد کہین ۔ مثال ۔ مرا و را رسد کبریا و منی ؛ کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی ؛ دوسری مثال ۔ نہین کوئی تیرا نہو گا شریک ؛

تری ذات ہے وحدہ لاشریک ؛ اور جو اخلاق نیک و اوصاف پسندیدہ جناب
سرورکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو تو تحیت اور
نعت کہین ۔ مثال ۔ کریم السجایا جمیل الشیم ؛ نبی الوریٰ شفیع الامم ؛ دوسری مثال
ہو فصیح العجمی اور بلیغ عربی ؛ خوبیاں جتنی ہین موجود ہین سب تم ہین نبی ؛ اور جو اصحاب
کرام کی بزرگی اور خوبی کا ذکر ہو تو محمدت یا منقبت کہین ۔ مثال ۔ نخستین ابوبکر
پیر مرید ؛ عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید ؛ دوسری مثال ۔ مرضی حق تری مرضی سے ہے
چون جوہر فرد ؛ اس یقین مین نہ گمان کرسکے زنہار خلل ؛ یہہ شعر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کی تعریف مین ہے ۔ اور اگر کسی امیر یا وزیر کی خوبی کا بیان ہو تو
اسکو تعریف یا مدح کہین ۔ مثال ۔ صبح چو تاج زر گرفت از کف خازن فلک
سوئے جناب شہ شد و روئے بر آستان گرفت ؛ دوسری مثال ۔ شہنشاہا وہ تری
روشنی رائے منیر ؛ عقول عشرہ ہے نزدیک جسکی عشر عشیر ؛ صنعت ہجا اسکو
ہجو اور ذم اور قدح بہی کہتے ہین ۔ وہ یہہ ہے کہ کسی کی نالایق وصف اہانت کے
ساتہہ بیان کرین خواہ واقعی یا بطور دعوے اسکی تین قسمین ہین ۔ ایک یہہ کہ
ظاہر التعریف ہو اور باطن ہجو اسکو ہجو ملیح کہتے ہین ۔ مثال ۔ تکلف برطرف
اے سادگان میل شدادرم ؛ شمار اوارم اندر زیر و بر بالا خدا دارم ؛ دوسری
مثال ۔ تکلف سے نہین کہتا ہون میری بات سچ جانو ؛ خدا رکہتا ہون اوپر اور پیچہے
تکو رکہتا ہون ؛ پیچہے رکہنا مذاقاً ہجو ہے اور جو تعریف کا احتمال نہو اور ایسے لفظ
یا معنے مین ذکر ہو کہ عقلمندون کو برا معلوم ہو تو ہجو قبیح کہین ۔ مثال ۔
ماشاء اللہ فراخ چون چہ ؛ چو رخصتہائے بو حنیفہ ؛ دوسری مثال ۔ علم کی
نہین کچہہ قدر جہل کو ترقی ہے ؛ دہر ہے ستم گستر لیک سفلہ پرور ہے ؛ اور جو اس
قسم کے لفظ اور معنے نہون تو ہجو ہی صریح کہین ۔ مثال جامہ داد بوالفتح مرا

شتابی گوشتر ⁂ سفرۂ نانش ⁂ دوسری مثال - شاہ نے مجھکو وہ دیا خلعت ⁂ جو مجھ
سے بہی ہے پہلے کا ⁂ صنعت معما وہ ہے کہ شاعر کا مقصد مکتوبی حرف بنائے ہوئے
پسندیدہ دلیل پر دلالت کرے - مثال - راہبے راکش بود پیوستہ بر سر تاج
زرق ⁂ پاکش از دیرش کز و تا نداہد مانیست فرق ⁂ دوسری مثال - روش
کو اسپ کی پا کی بدلکر ⁂ اوسے رکہہ جہل کے سینہ پہ ہمدم ⁂ لگا کوڑا اوسے لہجہ
بدلکر ⁂ تو گہوڑ یکا بہگوڑا ہو اوسی دم ⁂ اول مثال سے - رائے کو راہ سے
دور کریں تو آہ رہا اور زرق کا تاج زائے معجمہ ہے اسکو آہ پر لگاؤ تو زاہ ہوا
اور دیر کا پاؤں رائے مہملہ ہے جب دور کیا تو دی رہا بس دی کو زاہ کے بعد
لکہا تو زاہدی بنگیا - ایسے ہی دوسری مثال میں - پائے اسپ بائے فارسی ہے جب
اسکی روش کو یعنے آواز کو بدلا تو بائے عربی ہوئی اور جہل کا سینہ ہائے ہوز
ہے جب بائے عربی کو ہائے ہوز پر لگایا تو بہہ ہوا اور کوڑ یکا لہجہ بدلو تو گوڑا ہوا
جب بہہ کے آگے گوڑا لکہو تو بہگوڑا ہوا - صنعت لغز اسکو چیستان بہی کہتے ہیں
وہ ہے کہ متکلم کسی شئے کی ذات پر دلیل کرے کہ جس میں اوس شئے کے اوصاف اور احوال
کا ذکر ہو - مثال عجب دیدم بچشم خوشتن دوش ⁂ دو شوہر کرد یک زن را در آغوش
عجب تر کان دو شوہر زادہ آن زن ⁂ نکاح شان بہر مذہب مبیّن ⁂ دوسری مثال
لوہے کی لاٹ بیٹی بیچ دو لوں کے گونکی ⁂ امیر خسرو یوں کہیں وہ سنکے پہیلی چونکی - اول
مثال میں دلالت کی ہے رزالی کی ذات پر اور اوسکے استر اور ابریکا ذکر اور روئے
کا - اور دوسری مثال میں چوکی یعنے چہوٹا تخت اسکا ثبوت کیا ہے - صنعت
تنسیق الصفات وہ ہے کہ ایک موصوف کے لئے کئی صفتیں بیان کریں - اسکی
دو قسمیں ہیں - ایک بالاستقلال - مثال - خداوند بخشندہ و دستگیر ⁂ کریم خطا
بخش و پوزش پذیر ⁂ دوسری مثال - کریم و مہر دل و باوقار ئیس و شریف ⁂

غنی و صابر و شاکر فروتن و فہیم ؎ دوسری مثال باعتبار تعلقات -
مثال - یاقوت لبا لعل رخا غنچہ دہانا ؎ شمشاد قدا سیمبرا آفت جانا
دوسری مثال - سرو سا قد تو گل سے رخسارے ؎ شانے بازو بھرے
بھرے سارے ؎ صنعت ذو بحرین اسکو ملون اور متلون بھی کہتے ہین
یہہ اس طرح پر ہے کہ ایک شعر یا زیادہ دو بحرون مین موزون ہون -
مثال - بیاض عارض تو در سواد طرۂ پرخم ؎ لسان غرۂ روز است
طالع از شب پرخم ؎ دوسری مثال ؎ نرگستان کی بھی ٹک دیکھیو مین
آئینہ مین ؎ باغ مت جاؤ کہ ہے امن چمن آئینہ مین ؎ اگر پہلی مثال کی
اضافتین موقوف کرو تو ایک بحر مین موزون ہے اور جو اضافتین دیکر
پڑہو تو دوسری بحر مین موزون ہے - ایسے ہی دوسری مثال مین
سمجہہ لو - صنعت سیاقۃ الاعداد اوسے کہتے ہین کہ ترتیب وار عدد
یعنے گنتی ہو - مثال - یگانہ کہ دو کون و سہ روح و چار طبع ؎ جو پنج
حس و شش ارکان متابع اند اورا ؎ دوسری مثال - ایک دو تین چار
پانچ چہہ سات ؎ آٹہہ نو دس ہوئے بس اکتالیس ؎ صنعت منشاری
وہ ہے کہ سارا مصرع اسطرح لکہا ہو کہ آرہ یعنے آری کے شکل ہو -
مثال - شبہہستمیکشتشبپیش ؎ نشتپیشمغبچنگچنگبپیش ؎
دوسری مثال - ستمجبینتہمیکشتہشیشے ؎ لئے پہرتی ہی بغل مین
بخرام ناز نازان ؎ اول مثال کی اصل یہہ ہے - شب مہ ہست تو میکشت
شیشہ بہ پیش ؎ نشست پیش مغی بچنگ چنگ بہ پیش ؎ دوسری مثال
کے اول مصرع کی یہہ اصل ہے - بتے مہ جبین ہتی میکش ست مہ مین شیشہ
لئے - صنعت موصل اوسے کہتے ہین کہ تمام حرف مصرع کے ملے ہوئے

لکھے جائیں اس مین اور صنعت منشاری مین یہہ فرق ہے کہ منشاری
مین مصرع کی شکل آرہ کی ہوتی ہے اور موصل مین آرہ کی شکل نہیں
مثال ـ ہجبنیشمنتنتضما ❊ لکیختیلبہمعنتنا ❊ دوسری مثال بہ اہینیتمنیجفیجیکبہ
بیبنگیبیستمکیشیکہیمپر ❊ اول مثال کی اصل یہہ ہے ـ مہ جبین تمن
تن صفا ❊ لیک خستی لبہم غم تن ما ❊ دوسری مثال کی یہہ اصل ہے ـ کبھی کبھی
نہ سنی تمنے حیف جی کی خبر ❊ بنے گی کیسی ستم کیش بے کہی ہمپر ❊ اگر مصرع کے سب
حرف ملے ہوئے ہون تو موصل کہین اور جو دو دو یا تین تین یا چار چار یا
پانچ پانچ حرف ملے ہوئے ہون تو موصل الحرفین یا موصل الثلاثہ یا
موصل الاربع یا موصل الخمسہ کہین اس ایک قطعہ کی بیت پر ایک مثال
ہے ـ مثال ـ چو من کاست گوئی شب فرقت تو ❊ مہ نو کہ باشد
بہ پیش گوشہ لاغر ❊ خطے غبغب جبین بحبت شک تبت ❊ تنت سیم لعل لبت
تنگ شکر ❊ بجنت نعیم مقیم محبت ❊ بہشت مخلد نصیب محقر ❊ بہ لبہا
مسیحی بگفتن فصیحی ❊ بہ طلعت صبیحی بگیسو معنبر ❊ دوسری مثال ـ
ہم تو مائل بکاکل پرخم بہ ناصح ہوگئے ❊ قید بند فکر صبح ہجر مین ہین سخت
سست ❊ اول مثال کی ہر بیت مین برسنعت ہے ـ اور دوسری
مثال مین ہر ایک مصرع مین موصل الحرفین اور دوسرے مصرع مین
موصل الثلاثہ ہے ـ صنعت مقطع وہ ہے کہ شاعر شعر مین ایسے حرف
لاوے کہ ایک دوسرے سے ملکر نہ لکھا جاوے ہر ایک حرف جدا جدا
ہو ـ مثال ـ اے دل آزار روئے آن دل دار ❊ درد داری و
زاری و آزار ❊ دوسری مثال ـ ارے دے وہ دوا ای درد آرام
دور دور آئے رات دن آرام ❊ صنعت خیفا وہ ہے کہ ایک کلمہ کے

حرف نقطہ دار ہون اور ایک کلمہ کے حرف بے نقطہ - مثال - بخت
سعلا تخت مہد ؛ جشنت مرمح جبیشت موکد ؛ دوسری مثال - شبکو
جشن سرو بخت رہا ؛ کار فیض مدار تخت رہا ؛ صنعت رقطا اوسے
کہتے ہین کہ جسکا ایک حرف نقطہ دار اور ایک بے نقطہ ہو - مثال -
از اثر بوی کش طبع تو ؛ باز صبا نافہ بستان کشا ؛ دوسری مثال - شہ
بلند نسب اب مجھے بہی دیوسے ؛ دوسری مثال کا ایک ہی مصرع
میسر ہوا تہا جو لکھدیا ؛ صنعت معجم وہ ہے کہ اس مین کوئی حرف بے نقطہ
کا نہو سب حرف نقطہ دار ہون - مثال - زیب جشنی پشت جیشی
زین زین ؛ بخت تخت تخت تخت پیش بین ؛ دوسری مثال - تخت نشین
جب بنے شیخ جی جیتے جی بخی بنجی اس مین بہی دوسری مثال کا ایک ہی مصرع
ملا - صنعت مہملہ وہ ہے کہ اس مین کل حرف بے نقطہ ہون - مثال -
عماد عالم و عادل سوار ساعد ملک ؛ اساس طارم اسلام سرور عالم ؛
دوسری مثال ؛ ہو سرور اور کوہ کا مل ؛ دکھ ہوا اور درد ہو سوا اس
دلکو ؛ صنعت فوقانیہ وہ ہے کہ اس مین سب حرف اوپر کے نقطہ کے
ہون - مثال - وانکہ نہ وخلق منتفع نشود ؛ گاو خردان کہ شکل انسان است
دوسری مثال ؛ اسقدر کم ہمت اے دل تو نہ تہا ؛ عشق آفت زا کا گرتا
گلا ؛ صنعت تحتانی وہ ہے کہ اس مین سب حرف نیچے کے نقطون کے ہون
مثال - بہار طرب دید دلبر بود ؛ پئے دیدہ او دیدہ برسر بود ؛ دوسری
صدمہ صدہا ہی سہے صد مرحبا ؛ اے دل دلگیر میرے واسطے ؛ صنعت
تصحیف یہہ ایک قسم کی تجنیس ہے اور تجنیس کا بیان آگے آنے والا ہے
انشاء اللہ تعالے تصحیف کے معنے نقطہ بدلنے کے ہین یعنے اوپر کے نقطہ

نیچے یا نیچے کے اوپر یا ایک کی جگہہ دو تین یا دو تین کی جگہہ ایک کر دینا
اور صورت مین فرق نہو نا۔ **مثال**۔ خانہ حلقی و بحلم کوہی ؛ بعلوست
کبیر در کویت ؛ دوسری مثال۔ کبر تجھکو پسند ہے ہر دم ؛ اول مثال کے
اگر نقطہ بدلین تو یون ہو جائے۔ خایہ حلقی بحلم گہی ؛ بغلو ہشت کبیر در کونت
ایسے ہی دوسری مثال مین کبر کا کیر ہو جاتا ہے۔ صنعت قلب ہے کہ اگر کلمہ کے
حرف الٹ دیئے جائین تو اور شکل اور معنے ہو جائین۔ اس کی چار قسمین
ہین ایک وہ کہ آخر کے حرف سے اول کے حرف تک الٹین اسکو مقلوب
کل کہتے ہین۔ **مثال**۔ دلاتا کے درین کاخ مجازی ؛ کنی مانند طفلان خاکبازی
دوسری مثال۔ بنے کیونکر کہ ہو سب کام الٹا ؛ ہم الٹے بات الٹی یار الٹا ؛ اول
مثال مین کاخ کو الٹو تو خاک ہوتا ہے اور خاک کو الٹو تو کاخ ہوتا ہے ایسے ہی
دوسری مثال مین ہم کو الٹو تو مہ ہوا اور بات کو الٹو تو تاب ہوا اور یار کو
الٹو رائے۔ بس مہتاب رائے ہوا۔ دوسری مقلوب مستوی یعنے جیسا سیدھا
پڑھا جائے ویسا ہی الٹے سے پڑھا جائے اور وہی معنے رہین۔ **مثال**۔
شکر بہ ترازوے وزارت برکش ؛ شو ہمرہ بلبل بہ لب ہر مہوش ؛ دوسری
مثال۔ رواج اور یہ ہے وہ ہو آشنا انشا ؛ کہ ہو رہا ہو وہ آگاہ رسم رہا
اہل کلام ؛ اول کی مثال کے شعر کو اگر الٹ کر پڑہو تو یہی لفظ اور معنے
رہتے ہین۔ اور دوسری مثال کے اول مصرع کو الٹو تو وہ ہی اپنے اصلی
صورت پر رہیگا۔ تیسری مقلوب بعض وہ یہہ ہے کہ کلمہ مین سے کوئی
حرف الٹا جائے۔ **مثال**۔ یہہ سادات دین از و مرحوم ؛ یہہ نا محرمان
از و محروم ؛ دوسری مثال ؛ نہین بہولا سیانہ ہے وہ گلرو ؛ عدو کو کہینچکر
مارا جو گولر ؛ اول مثال مین محروم اور مرحوم مین بعضے حرف الٹے ہین

اور دوسری مثال مین گلرو اور گولرین - چوتھی مقلوب مجنح وہ یہہ ہے کہ
اول مصرع کا اول لفظ اور دوسرے مصرع کا آخر لفظ اگر اسکو آلٹو تو
اوسکی شکل ہو اور جو آ سے آلٹو تو اوسکی صورت ہو - **مثال** - بارش ست
اے ساقیا مستان بیکش را بدہ ؛ مژدہ از وصل خود گو نوشکن جام شراب
دوسری مثال - یار نے ہمکو جو مارا تو یہہ معلوم ہوا ؛ کہ عدو کی سیری مدت
سے یہی تھی رائے ؛ اول مثال کے اول مصرع کے لفظ بارش کو آلٹو تو
دوسرے مصرع کا آخر لفظ شراب ہوتا ہے - اور جو شراب کو آلٹو تو بارش
ایسے ہی دوسری مثال مین یار کو آلٹو تو رائے اور رائے کو آلٹو تو یار ہوتا
ہے - صنعت جامع اللسان اسکو ذو روئی بھی کہتے ہین یہہ اسطرح ہے کہ
مصرع یا شعر کے نقطون کو بدلین تو دوسری زبان مین پڑہین - **مثال**
یار آجائے تو بہتر باشد ؛ یہہ مصرع اردو اور فارسی کی نظیر کو کافی ہے -
صنعت ذو قرینتین اسکو متضمن اللسان بھی کہتے ہین - یہہ اسطور ہے کہ فقرہ
یا مصرع کی نقطے بدلکر یا بغیر بدلے نقطون کے کئی زبان مین پڑہا جائے - **مثال**
بیا بیا جب من حالیا بیا کے باش ؛ دوسری مثال - بیا پیا جب من جالیا پیا
کے پاس ؛ تیسری مثال - بیا نتا جب من حالنا بیا کے پاس ؛ اول مثال
فارسی اور دوسری اردو اور تیسری عربی - صنعت قلب اللسان وہ ہے
کہ مصرع کو آخر سے اُلٹکر پڑہو تو دوسری زبان مین ہوا اور موزون ہو -
مثال - ہان یار باہر رو زور خانہ اندر آ ؛ دوسری مثال - ارونا ہنا حروف
دریا مرہا نیا - اگر عربی مصرع کو اُلٹکر پڑہو تو اردو ہوجاتا ہے اور جو اردو کو
اُلٹو تو عربی - صنعت نظم ونثر وہ ہے کہ نظم کو نثر کرکے پڑہو تو نثر معلوم ہو
اور جو نثر کو نظم مین پڑہو تو نظم معلوم ہو - **مثال نظم** - مجلس ساحی عزیز برا

فضلا مفخر الاماثل دانا ئے گیتی بفضل رب العزت ہموارہ باد خوب وصفا ٭ یہہ نظم ہے اور نثر اسکی
یہہ ہے ۔ مجلس سامی عزیز برادر مخدوم بندہ پرور تاج الدول سید اکابردل
فضلائے مفخر الاماثل دانائے گیتی بہ فضل رب العزت ہموارہ باد خوب وصفا
دوسری مثال ۔ نثر ۔ اجی صاحب سنو تو تمنے کل کیا کہا تہا اور آج کس لئے ٹل
گئے اپنے کلام سے صاحب ایسے الفت ہی کچہہ نہین واجب ۔ نظم اسکی یون
ہے ۔ مثال ۔ اجی صاحب سنو تو تمنے کل ٭ کیا کہا تہا اور آج کس لئے ٹل ٭
گئے اپنے کلام سے صاحب ٭ ایسی الفت ہی کچہہ نہین واجب ٭ صنعت
واسع الشفتین وہ ہے کہ اسکے پڑہنے مین ہونٹ سے ہونٹ نہ ملین ۔ مثال
اے دیدہ رخ نگار دیدن خطر است ٭ اے دل سر این رشتہ کشیدن
خطر است ٭ دوسری مثال ٭ آیا نہین جو کرکے اقرار ہنستے ہنستے چل دیگیا
ہے شاید عیار ہنستے ہنستے ٭ صنعت تجنیس وہ ہے کہ شاعر دو لفظ کتابت
اور قرأت یعنی لکہنے مین اور وزن مین ایک ہون ایک شعر یا ایک مصرع مین
لاوے اسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ دونون کلمے ہم شکل ہون مگر معنے مین
مختلف اسکو تجنیس تام کہتے ہین ۔ مثال ۔ کنون کہ میدمد از بوستان نسیم
بہشت ٭ عارف است کہ نسیہ خرید و نقد بہشت ٭ دوسری مثال ۔ آبدار تہی
سے جو مملو نظر آیا وہ گلا ٭ رشک سے برف سے کیا جسم صراحی کا گلا ٭ اول مثال
کے اول مصرع کے بہشت کے معنے جنت اور دوسرے مصرع کے بہشت کے معنے
چہوڑنے کے ۔ ایسے ہی دوسری مثال کے اول مصرع کے گلے کے معنے گردن اور
دوسرے مصرع کے گلے کے معنے گلنے کے ۔ دوسری وہ کہ دونون لفظ حرفون مین
یکسان ہو ۔ مگر حرکت مین اور معنے مین فرق ہو اسکو تجنیس محرف کہتے ہین ۔

مثال - از کوی تو چون باد بہ آشفتم و رفتم ؛ گرد زدل مدعیان رفتم و رفتم
دوسری مثال - پہینکی ہے ایک جنبش مژگان سے وہ پرے ؛ اس اپنے
ناتوان کو پری کوہ قاف سے ؛ اول مثال مین رُفتم اور رَفتم ایک رائے کو
پیش اور دوسری کو زبر ہے - ایسے ہی دوسری مثال مین پرے اور پری ایک
یائے معروف اور دوسری مجہول - تیسری اسطرح ہے کہ دونون کلمہ ایک
شکل کے ہون مگر ایک کلمہ مین ایک حرف زیادہ ہو اسکو تجنیس ناقص کہتے ہین خواہ
اول مین ہو - مثال - باشکوہ کوہ حکمت ابر گریان بر خیال ؛ باوجود جود سبقت
ابر گریان بر سحاب ؛ دوسری مثال ؛ ناف اوس شوخ کی بنجائے تیرا قفل دہن
پیٹ کے آگے تجہے کوئی لپیٹ آئے نہ بن ؛ اول مثال مین جود اور وجود کوہ اور
شکوہ - ایسے ہی دوسری مین پیٹ اور لپیٹ - خواہ بیچ مین حرف زیادہ ہو -
مثال - صبح ز مشرق چو کرد بیرق نور آشکار ؛ خندہ زد اندر ہوا ابرق او
برق وار ؛ دوسری مثال - دیکھتا تو نہین عالم نے و گرنہ ہمکو ؛ دیر سے دردیہ
ترے سر کو ٹپکتے دیکہا ؛ اول مثال مین ابرق اور بیرق دوسری مین در اور دیر
خواہ آخر مین زیادہ ہو اسکو مذیل اور معطوف بہی کہتے ہین - مثال -
کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ؛ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ؛
دوسری مثال - ادہر تم آئے ادہر مر گئے ہم اے ظالم ؛ جدائی زہرہ
جبینون کی زہر ہے ہمکو ؛ اول مثال مین آئین اور آئینہ دوسری مین زہر اور
زہرہ - چوتہی وہ ہے کہ دونون کلمہ ایک صورت کے ہون مگر ایک کی صورت
اصلی اور دوسرے کی ترکیب دینے سے ویسے ہی شکل ہو جائے اسکو تجنیس
مشابہ اور تجنیس مرکب کہتے ہین - مثال - بدر یا لبوز دل خیزران ؛
چو زد بر سمند رسبک خیزران ؛ دوسری مثال - جینتے مر مر گئے تب تم پر ؛ اون کے

مرقد پہ سنگ مرمر کے ٭ اول مثال مین خیزران اصلی اور سنگ خیزران مرکب
ایسے ہی دوسری مثال مین ایک مرمر اصلی اور دوسرا سنگ مرمر مرکب۔ پانچوین
وہ کہ عبارت مین مشابہ یعنے ہم آواز ہون اور کتابت یعنے لکھنے مین مختلف۔ اسکو
تجنیس مفروق کہین۔ مثال۔ یکے دختر داشت کز دلبری ٭ پریرا ہمی رخ کرد
از دل بری ٭ دوسری مثال۔ پاؤن آخر کو مرا اور تیری پیشانی ہے ٭ مین جو
کہتا ہون وہ ایکدن تیرے پیش آنی ہے ٭ اول مثال مین دلبری اور دل بری
دوسری مین پیشانی اور پیش آنی۔ چھٹی وہ ہے کہ دونون لفظ ہم شکل اور ہم
معنے مکرر ہون۔ اسکو تجنیس مکرر اور تجنیس مزدوج کہتے ہین۔ مثال۔
بہ پیش آن بت عیار گر کنم اظہار ٭ ز زخم سینہ و ز درد دل ہزار ہزار ٭
دوسری مثال۔ زار زار اُس بت کے آگے رؤون درد دل سے گر ٭ مست
پھر اسکو مرے کہتا ہے مجھسے بار بار ٭ اول مثال مین ہزار ہزار اور دوسری مین
زار زار اور بار بار۔ ساتوین وہ کہ دونون لفظ مکرر مین ایک یا دو حرف
زیادہ ہو ایک کلمہ مین اسکو تجنیس زاید کہتے ہین۔ مثال اے از رخ تو
درد دل گلنار زار تار ٭ وز بوئے زلف نافہ تاتار تار تار ٭ دوسری مثال۔
جو بات تجھسے چاہیے اپنا مزاج آج ٭ قربان تیری کل پہ مثال آج آج آج
اول مثال مین گلنار اور زار تاتار اور تار۔ دوسری مثال مین مزاج اور آج ٭
آٹھوین وہ کہ دونون لفظ ایک صورت کے ہون مگر ایک مین آخر کا حرف اور
ہو اور دوسرے مین اور اوسکو تجنیس مطرّف کہتے ہین اگر حرف بدلا ہوا قریب المخرج
ہو تو مضارع مطرّف کہین۔ مثال۔ تو ہی بحر کرم از بہر عالم ٭ منم تشنہ دہان
با نہیم ز قسمت ٭ دوسری مثال۔ پلا ساقیا راح لا راہ پر ٭ خدا اسکے لئے جلد اوس
شوکھیم ٭ دونون مثالون مین ہائے ہوز اور حائے حطی کا تبادلا ہے۔ اور اگر

حرف بدلا ہوا بعید المخرج ہو تو مطرف لاحق کہین - مثال - شراب در دل من شد شرار برق نگر - دوسری مثال - مطرب ہوا بیتال تو مین ہو گیا بیتاب اول مصرع مین شرار اور شراب دوسرے مین بے تاب اور بے تال - تو ین وہ کہ صورت مین ہم شکل اور حرفون مین مختلف اسکو تجنیس خطی اور تصحیف کہتے ہین - مثال - حاجی بدست دارد یاران کمان چاچی ٭ دارد کمان بدان دانستہ ام زخویش - دوسری مثال ٭ باغ شگفتہ تیر ابساط نشاط دل ٭ ابر بہار حملدہ کس کی دماغ کا ٭ اول مثال مین حاجی اور چاچی کمان اور کمان دوسری مثال مین بساط اور نشاط - سجع وہ ہے کہ دو کلمہ ہموزن ہون - اس کی تین قسمین ہین - ایک وہ کہ وزن مین مختلف اور روی مین متفق ہون تو سجع مطرف کہین - مثال - شیر نزدان چو بر کشادی چنگ ٭ روے ہامون شدی چو پشت پلنگ ٭ دوسری مثال - اتنے مین آدمی نے دی یہہ خبر ٭ ایک سواری کہڑی ہے ڈیوڑہی پر ٭ اول مثال مین چنگ اور پلنگ دوسری مین خبر اور پر - دوسری وہ کہ وزن اور روی مین متفق ہون اوسکو سجع متوازی کہتے ہین - مثال - خیبر از تیغ او خراب شدہ ٭ میز البش ہمہ شراب شدہ ٭ دوسری مثال - کرون پہلے توحید یزدان رقم ٭ جہکا جسکے سجدہ مین اول قلم ٭ اول مثال مین خراب اور شراب - دوسری مین رقم اور قلم - تیسری وہ کہ دونون کلمے لفظون مین متفق اور ردی مین مختلف ہون اوسکو سجع موازنہ کہین - مثال - بجنبے بہر طریق و کمال بہر قیاس ٭ چرخے بہر سبیل جہانے بہر حساب دوسری مثال - اے شہنشاہ فلک منظر و بے مثل و نظیر ٭ اے جہاندار کرم شیوہ و بے شبہہ عدیل ٭ صنعت تجاہل عارفانہ وہ ہے کہ شاعر کسی چیز کو

جانکر انجان بنے - مثال - روے تو آفتاب ہست کہ گل ؎ قدی تو سرو ہست یا شمشاد ؎ دوسری مثال ؎ یہ زلف یا دہوان ہے یہہ شمع جمال کا اعجاز حسن نار سے اونچا نکل گیا ؎ استعارہ وہ ہے ایسا لفظ جو حقیقی معنی رکہتا ہو اور شاعر حقیقی معنے سے نقل کرے ظاہری رستہ پر اسطور سے کہ سمجہ کے قریب ہو اور کلام کی رونق ہو - مثال - چون آن مہ نو زہر عطا ردو مریخ ہدف شود مرا انبرا ؎ دوسری مثال - ربط رہنے لگا اوس شمع کو پروانو سے ؎ آشنائی کا کیا حوصلہ بیگانون سے ؎ اول مثال مین مہ نو مراد ہے ہے کمان سے اور عطارد تیر سے اور دوسری مین شمع مراد معشوق سے اور پروانے مراد غیرون سے - صنعت متضاد وہ ہے کہ ایک مصرع یا شعر مین دو لفظ ایسے لاوین کہ آپس مین ضد رکہتے ہون - مثال بخشش بر افراج سحر حلال ؎ در کشش بر اخواص بیت حرام ؎ دوسری مثال - صبح سے کرتے ہین سمار میرے گہر کو سفید ؎ شام سے کرتی ہے فرقت کی شب تار سیاہ ؎ اول مثال مین حلال اور حرام اور دوسری مین صبح اور شام ایسی ہی سفید اور سیاہ ضد ہے - حسن المقطع وہ ہے کہ قصیدے یا غزل کا آخر شعر فصیح لفظون مین کہے - مثال - جوان و جوان بخت و روشن ضمیر ؎ بدولت جوان و بہ تدبیر پیر ؎ دوسری مثال - تیرا مداح دائم خسروا ذوق سخنور ہو ؎ ہمیشہ تہنیت خوان ہو دعا گو ہو ثنا گر ہو ؎ صنعت ذوالمعنین یہہ ایہام کی قسم ہے اور ایہام کا بیان اوپر ہو چکا ہے یہہ صنعت دو طرح ہے ایک وہ کہ شاعر ایسا لفظ لاوے جسکے دو معنے ہون اسکو واضح کہین مثال بہر اندیشہ چندان ریختم در ؎ کہ گرد و عالمے را گوشہا پر ؎ دوسری مثال - دل جو بہر آیا تو وہ شور مچایا مین نے ؎ سارے تالاب کے سوتون کو جگایا مین نے

اول مثال مین گوشہا کانون کی جمع اور کونون کی دوسری مین سوتے لوگ اور تالابا کی سوتین اور جو دو معنے ایسے ہون کہ ایک ایک لغت مین اور دوسری دوسری لغت مین تو اوسکو ذوالمعنین غامض کہین۔ مثال۔ بر لب آب بو دہ مارا جائے ؛ ناگہان شہہ رسید بر سرما ؛ دوسری مثال۔ وہی مثل ہے کہ چوری اور ناسپہ سر زوری ؛ نگاہ نیچے کرو کچہہ تو ہو چہپائے ہوئے ؛ اول مثال مین سرما کے معنے ہمارا سر۔ اور سریانی زبان مین پانی کے ایسے ہی دوسری مثال مین کچہہ کے معنے کوئی چیز اور چہاتی یعنے چہوچی کے۔ خیال وہ ہے کہ شاعر ایسا لفظ لاوے کہ جسکے معنے ایک حقیقی اور ایک مجازی ہون اور مجازی مین اصطلاحی۔ یا لطیفہ یا ضرب المثلی ہو اور دلیل اون دو معنے پر ہو لیکن خیال حقیقی پر جاوے مثال۔ ہمہ اسپان باد پاؤ گزین ؛ باد صرصر فگندہ در تہہ زین ؛ از پس افتادہ است زاہنا باد ؛ باد را خاک در دہن افتاد ؛ دوسری مثال چوٹی لپٹی ہے باسی ہارون سے ؛ لڑرہی ہے جگت کہارون سے ؛ لڑرہی ہے کے معنے ضلع ذو معنے کہ ہین۔ صنعت مراعاۃ النظیر وہ ہے کہ شاعر شعر مین چند لفظ ایسے جمع کرے جو آپس مین مناسبت رکہتے ہون اسکو توافق اور تناسب بہی کہتے ہین۔ مثال۔ مے و مینا و ساقی و صراحی شب مہ یار باغ و بستان ؛ دوسری مثال۔ کہ فیل کوہ کجک تیشہ فیل بان فرہاد ؛ وہ دونون دانستہ صفا ایک ایک جوڑے شیر ؛ صنعت احتجاج بدلایل وہ ہے کہ کسی چیز کی تعریف کرے اور اوس کو عقلی یا نقلی دلیل سے ثابت کرے مثال۔ بنام ایزد تو خود باغی و گر بر بان کسے جوید ؛ قدت سرو است و زلفت سنبل و رخ گل و رین گلشن ؛ دوسری مثال۔ زلف سنبل چشم نرگس سرو قد

رخسارہ گل ٭ پار کیا آیا ہے قسمت سے کہ بلغ آیا ہے ہاتھہ ٭ صنعت
مبادلہ الراسین وہ ہے کہ شاعر ایسے لفظ لاوے کہ آپس مین ہم شکل
ہون مگر اول کا حرف بدلا ہوا ہو ۔ مثال ۔ نقل عجیب ہست کہ عقل
عجیب تو ٭ درویش را بگوی کہ زر پیش بایدت ٭ دوسری مثال ۔ فہم
سے تیرے گیا ہے سہم اپنا دل صنم ٭ تو نہین ایسا جو میرے دم مین آجاوے
کبھی ٭ اول مثال مین عقل اور نقل عجیب اور عجیب دوسری مثال مین
فہم اور سہم ۔ صنعت حسن التعلیل وہ ہے کہ کسی امر کی علت پسندیدہ طور پر
ثابت کرے اور وہ علت حقیقت مین نہو ۔ مثال ۔ پر وفائی پر انداز
نغمۂ دوست ٭ بیین دف را کہ چون بر ہید رد پوست ٭ دوسری مثال
یہانتک حسد ہے عاشق و معشوق مین لوز ٭ منہ پر جو ہووے شمع کے تو
جل مرے پتنگ ٭ پروانہ کا جلنا اور دف کا بیقرار ہونا شمع کے نور
اور پر وفائی کے بھرنے سے نہین ہے مگر کہنے والے کی دلیل یہی ہے ۔
صنعت تلمیح یا تلیح وہ ہے کہ کلام مین اشارہ کرے کسی مشہور قصہ کیطرف
مثال ۔ نور چشم بے گل رویت بہ بستان جان من ٭ گشتہ ہمچو حالت یعقوب
در بیت الحزن ٭ دوسری مثال ۔ حاجت نہین نماز کی مستی مین زاہدا ٭
کیا مرتبہ دیا ہے خدا نے شراب کو ٭ اول شعر مین اشارہ ہے حضرت یوسف
علیہ السلام کی طرف اور دوسری مین لا تقربوا الصلوۃ کی طرف ۔ صنعت
عکس و تبدیل وہ ہے کہ ایک چیز کو کسی چیز پر مقدم کرین اور پھر پہلے کو
پچھلے اور پچھلے کو پہلے کرین ۔ مثال ۔ دیروز بہ توبہ شکستم ساغر ٭ امروز
بہ ساغر شکستم توبہ ٭ دوسری مثال ۔ اعتبار حسن سے ممتاز ہے خوبان
مین تو ٭ اور مین عشاق مین رکھتا ہون حسن اعتبار ٭ صنعت فرادیہ

وہ ہے کہ دو لفظ شرط اور جزا کے ایسے واقع ہون کہ جو اثر پہلے معنے پر مرتب ہو وہی دوسرے معنے پر مثال - چو مرا بینی شود لطفت بدل
با عتاب ٭ چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب ٭ دوسری مثال
آہ کبھی تو آن جاتی ہے ٭ ورنہ کیجے تو جان جاتی ہے ٭ اول مثال مین
عاشق و معشوق کی حالت ایک ہی چیز سے بدلنی اور دوسری مثال مین
ایک چیز سے آن یا جان کا جانا - یہہ جواہر ختم ہوا -
اب ہم عروض کا بھی کچھہ بیان کرتے ہین کیونکہ جب قافیہ اور نظم اور
صنعتون کو جانا تو عروض کو بھی جاننا لازم ہے اگرچہ بعض لوگون اسکے
طبیعت موزون ہوتی ہے مگر پھر بھی اسکے عیب و صواب کو جاننا بہتر ہے

چوتھا جوہر عروض کے بیان مین

معلوم ہو کہ شعر کی بحرین اونیس ہین اول بحر طویل دوسری بحر مدید تیسری
بحر بسیط چوتھی بحر وافر پانچوین بحر کامل چھٹی بحر رجز ساتوین بحر رمل
آٹھوین بحر منسرح نوین بحر مضارع دسوین بحر مقتضب گیارہوین بحر
مجتث بارہوین بحر سریع تیرہوین بحر جدید چودہوین بحر قریب پندرہوین
بحر خفیف سولہوین بحر مشاکل سترہوین بحر متقارب اٹھارہوین بحر
متدارک اونیسوین بحر ہزج - ان اونیس بحرون کے سوا اور بھی بحرین
ہین مثل طویل و مستزاد و شکستہ وغیرہ یہہ متاخرین کا ایجاد ہے اون
اونیس بحرون سے پانچ بحرین خاص عرب کے واسطے ہین عجمی لوگ اون
مین شعر نہین کہتے اس لئے کہ ناموزون ہوتے ہین - وہ پانچ بحرین یہہ ہین
اول بحر طویل دوسرے بحر مدید تیسرے بحر بسیط چوتھے بحر وافر پانچوین
بحر کامل اور تین بحرین خاص اہل عجم کی ہین اون مین عرب والے شعر نہین

کہتے دو یہ ہین۔ اول بحر جدید دوسرے بحر قریب تیسرے بحر شاکل باقی گیارہ بحرون ہین یہہ اور وہ دونون شعر کہتے ہین۔ **فائدہ** اب جاننا چاہیئے کہ ان بحرون کا ایک تو وزن اصلی ہے اسکو سالم کہتے ہین اور دوسرا اپنا پایا ہوا یعنے اوس مین کمی کروسے یا بیشی اوسکو غیر سالم کہتے ہین اور اس کمی بیشی کو جو کہی ہو زحافات کہتے ہین۔ **فایدہ** معلوم ہو کہ اصلی ارکان یعنے وزن سالم بحرون کی آٹھہ ہین۔ اول مفعولن دوسرے فاعلن تیسرے مفاعیلن چوتھے مستفعلن پانچوین مفاعلتن چھٹے متفاعلن ساتوین فاعلاتن آٹھوین مفعولات تے کوپیش۔ ان آٹھہ رکنوسے دو رکن خماسی یعنے پنج حرفی ہین ایک فعولن دوسرے فاعلن اوران دونون رکنو سے ہر ایک رکن تین متحرک اور دو ساکن سے مرکب ہے اور باقی چھہ رکن سباعی یعنے سات حرفی ہین ایک مفاعیلن دوسرے مستفعلن تیسرے فاعلاتن چوتھے مفعولات پانچوین مفاعلتن چھٹے متفاعلن اور ان چھہ رکنوسے چار رکن پہلے تین ساکن چار متحرک سے مرکب ہین اور پچھلے دو پانچ متحرک اور دو ساکن سے اور ان انیس بحرون سے بعضے مثمن ہین یعنے اسکے آٹھہ رکن ہین اور بعضے مسدس کہ اس مین چھہ رکن ہین اب ہر بحر کی مثال بیان کرتا ہون۔ بحر ہزج مثمن سالم کی مثال۔ دلا وصف میان نازک جانان مین گفتی ؛ دوسری مثال گلا گھٹتا ہے دم رکتا ہے میرے طائر جانکا ؛ اصل اسکی یہہ ہے۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ بحر رجز مثمن سالم کی مثال۔ خواہم ز واز بیطاقتی فریاد در بازارہا ؛ دوسری مثال۔ بلبل قفس مین ہے دے گلزار آتا ہے نظر ؛ اسکی اصل یہہ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔

بحر رمل مثمن سالم کی مثال۔ شکل دل بردن کہ تو داری ندارد دیگرے۔ اسکی
اصل یہہ ہے+ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۔ اس بحر سالم مین اردو
کے شعر نہین ہوتے اسکے عوض مین مقصور مین کہتے ہین۔ بحر رمل مقصور کی مثال+
ہر کجا ہیم مہی با عاشق خود مہربان۔ اسکی اصل یہہ ہے۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلات+ فائدہ مقصور قصر کو کہتے ہین اور قصر ساکن حرف کے گرانے کو
اور متحرک کے ساکن کرنے کو کہتے ہین۔ جیسے سالم وزن مین فاعلاتن مین نون
ساکن کو موقوف کیا اور تے متحرک کو ساکن کیا تو فاعلات ہوا یہہ غیر سالم ہے
بحر منسرح مثمن مطوی موقوف کی مثال+ آنکہ دم صید او ست صید شکار من است
دوسری مثال۔ سننے سمجھنے کو بات حق نے دیئے گوش ہوش+ اسکی اصل یہہ ہے
مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلان+ معلوم ہو کہ مطوی طے کرنا سباعی یعنے سات
حرفی کلمہ سے چوتھے ساکن حرف کو کہتے ہین۔ جیسے مستفعلن کی فا کو گرایا تو مستعلن
رہا بس مستعلن کی جگہہ مفتعلن مقرر کیا۔ اور موقوف وقف کو کہتے ہین اور وقف
چوتھے حرف ساکن کو سباعی کلمہ سے متحرک کرنا+ بحر مضارع مثمن اخرب
کی مثال۔ تا روز ہائے دوران آید بجانب او+ دوسری مثال۔ شور جنون
ہمارا آخر کو رنگ لایا+ اسکی اصل یہہ ہے۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن
اخرب یعنے خرب شدہ خرب مفاعیلن کی میم اور نون کے گرانے یعنے موقوف
کرنے کو کہتے ہین کیونکہ جب مفاعیلن کی میم اور نون کو موقوف کیا یعنے دور کیا
تو فاعیل رہا۔ اسکی جگہہ مفعول لام کو پیش مقرر کیا۔ فائدہ۔ عروضیون کی
عادت ہے کہ جس رکن سے کوئی حرف دور کرین اور جو کچھہ باقی رہے اگر وہ حرف
مستعمل نہو تو اسکی عوض لفظ مستعمل متفق الوزن مقرر کرتے ہین اور وزن
سے مراد انہین آٹھہ ارکان سے ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا۔ یعنے فاعلاتن

مستفعلن وغیرہ بگر یہہ ضرور ہے کہ ساکن کے عوض ساکن اور متحرک کے بدلے متحرک ہوتا ہے۔ بحر مقتضب مثمن مطوی کی مثال۔ بالبت چہ مطلبم بادہ نزد جان چہ بود ؛ یار بے وفا سے ہمین شوخ دلربا سے ہین ؛ اسکی اصل یہہ ہے فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ مطوی طے شدہ کو کہتے ہین اور طے کا بیان بحر منسرح مین ہو چکا ہے۔ بحر مجتث مثمن مجنون کی مثال۔ ز دور نیست میسر نظر بروے تو مارا ؛ دوسری مثال۔ ہے زخم دل سے گل تر کو آرزوئے ترا دب اسکی اصل یہہ ہے۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ مجنون جنن کو نیکو کہتے ہین اور خبن اصطلاح مین دوسرے ساکن حرف کے گرنے کو کہتے ہین۔ جب مستفعلن کے سین کو گرایا تو مفتعلن رہا اور فاعلاتن کے الف کو گرایا تو فعلاتن ہو الیس مفتعلن کے عوض مفاعلن کہ لفظ مستعمل اور موزون ہے مقرر کیا بحر سریع مسدس مطوی موقوف کی مثال۔ دل کہ ز خوبان ہمہ غم دیدہ است دوسری مثال۔ ہمنے کیا تجھپہ دل و جان نثار ؛ اسکی اصل یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلان۔ موقوف اور طے کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ بحر خفیف مسدس مجنون کی مثال۔ اے صبا بوسہ زن زمن در او را ؛ دوسری مثال۔ سوز دل شرح گر کرون سر محفل ؛ اسکی اصل یہہ ہے۔ فاعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ مجنون کا بیان بہی ہو چکا ہے۔ بحر متقارب مثمن سالم کی مثال۔ اگر سرو من در چمن جا بگیرد ؛ دوسری مثال۔ مرا عشق کم خرچ بالانشین ہے ؛ اسکی اصل یہہ ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔ بحر متدارک مثمن سالم کی مثال۔ حسن لطف ترا بندہ شد مہر و مہہ ؛ دوسری مثال۔ زلف و رُخ خال خط یار کا دیکھکر ؛ اسکی اصل یہہ ہے۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ بحر بسیط مثمن سالم کی مثال۔ ہجر تو بر خاطرم چون بحر احت نمک ؛

دوسری مثال ۔ تو ہے خفا کیا صنم میری قسم کہا صنم ٭ اسکی اصل یہ ہے
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ٭ بحر وافر مثمن سالم کی مثال ۔ چہ شد صنما
کر سوئے کسے بچشم رضائی نگری ٭ دوسری مثال ۔ ذرا کے کہا بہلا ہے بہلا
خفا جو ہوا ذرا وہ صنم ٭ اس کی اصل یہہ ہے ۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
مفاعلتن ٭ بحر کامل مثمن سالم کی مثال ۔ نہ دلش ز رسم جفا گہے بغلط
بہ سوے وفا رود ٭ دوسری مثال ۔ جو چمن مین گذرے تو اے صبا
تو یہہ کہیو بلبل زار سے ٭ اس کی اصل یہہ ہے ۔ متفاعلن متفاعلن
متفاعلن متفاعلن ٭ یہہ چودہ بحرین جو مع مثال لکھی گئین ۔ ان مین
اردو اور فارسی کے شعر کہے جاتے ہین کسی بحر کے سالم وزن مین اور
کسی بحر کے غیر سالم مین اور باقی پانچ بحرین جو اور ہین اون مین
فارسی کے شعر تو ہین مگر اردو کے بہت کم ہین ۔ لہذا اون کی نظر مین
فارسی کے مصرع لکھے جاتے ہین ۔ وہ پانچ بحرین یہہ ہین ۔ اول بحر
قریب ۔ دوسری بحر جدید ۔ تیسری بحر مدید ۔ چوتھی بحر طویل ۔ پانچوین
بحر مشاکل ۔ بحر قریب مسدس مکفوف کی مثال ۔ خداوند جہان بخش
شاہ عادل ٭ اس کی اصل یہہ ہے ۔ مفاعیل مفاعیل فاعلاتن
مکفوف کی معنے کف شدہ کف ساتوین ساکن حرف کے گرنے کو کہتے ہین
جب مفاعیلن کے نون کو گرایا تو مفاعیل رہا لام کا پیش ۔ بحر جدید مسدس
مخبون کی مثال ۔ چو قدت گرچہ صنوبر کشو سر ٭ اس کی اصل یہہ ہے ۔
فعلاتن فعلاتن مفاعلن خبن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔ بحر مدید مثمن سالم
کی مثال ۔ اے دل پر درد را لعل تو درمان شدہ ٭ اس کی اصل یہ
ہے ۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن ٭ بحر طویل مثمن سالم کی مثال ۔

دل آرام یار اگر بوعدہ وفا بودے ٭ اس کی اصل یہہ ہے۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن۔ بحر مشاکل مسدس مکفوف مقصور کی مثال بارغم شدہ ام در شب ویجور ٭ اس کی اصل یہہ ہے۔ فاعلات مفاعیل مفاعیل ٭ یہہ اونیس بحریں ختم ہوئیں ٭۔

تقطیع کرنے کا قاعدہ

کسی شعر یا مصرع کو ان اونیس بحرون مین سے جس مین موزون اور ہموزن معلوم ہو تو لین اگر درست ہو موزون ہے ورنہ ناموزون اور اس وزن کے تولنے کو تقطیع کہتے ہین۔ اور تقطیع شعر کی اسطرح کرتے ہین۔ جتنے ارکان بحرون کے مقرر ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس مین سے ایک رکن کے جتنے حرف ہون اوتنے ہی حرف مصرع مین سے لین اور ساکن کے عوض ساکن اور متحرک کے بدلے متحرک۔ اور اختلاف زیر و زبر و پیش کا جائز ہے۔ مثلاً رکن کے کسی حرف کو زبر ہے اور مصرع کے حرف کو زیر یا پیش تو درست ہے۔ جیسے طوطی و بلبل فعلن کے وزن پر درست ہے اور تقطیع کی بنا ملفوظی حرفون پر ہے یعنے جو تلفظ پڑہنے مین آوین اور لکہنے مین نہ آوین اور مکتوبی یعنے جو لکہنے مین آوین اور پڑہنے مین نہ آوین اوسپر نہین۔
مثال۔ بود فریاد سیفی در غمت از دست تنہائی ٭ اس کی تقطیع یون کرین ٭ بود فریا مفاعیلن۔ د سیفی در مفاعیلن۔ غمت از دس مفاعیلن تتنہائی مفاعیلن ٭ اور اسی طرح سمجھ لو۔

فائدہ اگر کسی مصرع کے حرف بحر کے رکن کے حرفون سے زیادہ ہون تو

اوسمین ملفوظی حرف نہون گے مکتوبی ہون گے اس کا ذکر اسی قاعدہ مین پہلے ہو چکا وہ حروف یہہ ہین - اول واؤ معدولہ - دوسرے نون غنہ - تیسرے ہائے مختفی - اور اگر مصرع کے حرف بحر کے اجزا کے حرفون سے کم ہون تو اوس مصرع مین حرف مشدد اور اشباع ہوگا یعنے وہ حرف کہ جسپر تشدید ہو یا وہ کہ جسکا زیر یا پیش یا زبر کہینچکر بڑہا جائے - دو نون طرح کی مثال ؛ واؤ معدولہ - خود - و خویش - نون غنہ - چنپا کلی - و کنبل - ہائے مختفی - پیالہ - و لالہ - مشدد فرّخ - و صرّاف - اشباع - طاؤس - و آتش - و من بیدل وغیرہ پس معلوم ہو مکتوبی حرف یعنے واؤ معدولہ و ہائے مختفی و نون غنہ - تقطیع کرنے مین گرا دیتے ہین اور مشدد اور اشباع کے دو حرف لگاتے ہین - جیسے فررخ - و اا تش - و منی بیدل - عروض کا ذکر یہی تمام ہوا اب مین اس رسالہ کو حضرت پیر دستگیر اپنے مرشد کامل اور پیر صادق کی مدح پر ختم کرتا ہون - اللہ تعالے اسکو مقبول عام و فیض بخش عالم کرے - آمین ثم آمین -

غزل در مدح حضرت ممدوح جناب درویش احمد صاحب گنگوہی مدظلہ العالی

ذات والا گر نہو تو ہو طریقت بےسری / ہو حقیقت معرفت گم پس شریعت ہو تری

خاندان چشتیہ کے چاند ہو تم بیگمان / اور پھر تم ہو زر دوران صابری

مہر کا سا ہیش و بیش اللہ نے تمکو دیا / ایکسان ہے آپکی تو باطنی و ظاہری

چشتیون کی لخت دل ہو دوسرا ان سا ہیں / یکۂ دوران ہو اے مصباح چشم صابری

بخشش مخدوم صابر باطنی ہے تم مین اور / عبد قدوس گنگوہی کا فیض ظاہری

تم کرا یا تو نکو اپنی گرد و ظاہر تو پھر
حضرت عیسیٰ کی دم بھر مین ہو شنچی کمر گری

اسقدر بیگی رضا جو بے قضا کو آ بچی
پھر گئے وہ بھی تمہاری جسطرف جیون پھری

حضرت درویش احمد اب خزین کو تم بچاؤ
خرمن ہستی پہ اسکے برق معصیت گری

تمت تمام شد کار من نظام شد

غزل

صوفیان دہر کی زیبا ہے تمکو افسری
کیونکہ ظاہر ہے تمہاری منہ سے فرسر دری

مہوشان عصر پر تمکو نہو کیوں برتری
کس مین ہے یہ خوبی و شوخی و ناز و دلبری

ماہ شرمندہ ہے تمسے مہر ہے خجلت زدہ
آنکھہ ہے زہرہ کی نیچی شرمگین ہے مشتری

تم ہی تو ہو گلبن گلزار ابراہیم اور
گل گلستان فریدون سرو باغ کلبری

سرسے پا تک آپ ہینگی قدرت حق کے ظہور
کیونکہ تمسے ہو سکین جن و ملک حور و پری

حاسد بدگو تمہاری شا نہین کیا کہہ سکے
لوث سے تم پاک ہو آلودگی سے ہو بری

حضرت درویش احمد واسطے احمد کے
اس خزین راہ گم کردہ کی کیجیے رہبری